PUNJAB BOARD NOTES

ISLAMIC STUDY (UM)

Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group

STUDY GROUP

9TH CLASS

0333-8033313
راؤ ایاز

0343-7008883
پاکستان زندہ باد

0306-7163117
محمد سلمان سلیم

قرآن مجید (تعارف، حفاظت، فضائل)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید کا مختصر تعارف:

قرآن کا لفظ "قراۃ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے پڑھنا لہٰذا قرآن کا لغوی معنی یہ ہوا کہ وہ کتاب جو بار بار پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک قرآن کا معنی ملانا اور جمع کرنا بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ قرآن مجید اپنے اندر بہت سے علوم و فنون جمع کیے ہوئے ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں قرآنِ مجید سے مراد ایسی کتاب ہے جو نبی کریم پر نازل کی گئی ہے اور نماز میں اِس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

زمانہ نزول:

قرآنِ مجید کے نزول کا آغاز مکہ کی مشہور غار "حرا" سے ہوا سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات رمضان المبارک میں نازل ہوئیں اس کے بعد یہ سلسلہ تقریباً تئیس سال تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذہنی رہنمائی اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے قرآنِ مجید اتارا گویا کہ قرآنِ مجید قیامت تک انسانیت کی مکمل رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

ختم نبوت ﷺ زندہ باد — عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد — پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

محفوظ کتاب:

قرآنِ مجید سابقہ کتب سماویہ کی تصدیق والی کتاب ہے اور اُن کی تعلیمات کی محافظ اور نگہبان بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پچھلی امتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ۔ (المائدہ: 48)

ترجمہ: اور تمھاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِنْ کہنے کا مطلب یہ ہے کے ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سر نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر2: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ بیان کیجئے؟

جواب: حفاظتِ قرآن حکیم:

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اِس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ (الحجر: 9)

ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اِس کے محافظ ہیں۔

قرآنِ مجید کی اِس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں واقعتاً قرآنِ مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی فرما رہی ہے کیونکہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود قرآن کے الفاظ زیر و زبر اور شد و مد میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔

حفظ و تلاوت:

نبی کریم ﷺ پر قرآنِ مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں نازل ہوا اور آپ ﷺ تھوڑا تھوڑا حفظ کرتے جاتے اور صحابہ کرامؓ سے لکھواتے بھی جاتے اور یہ بھی ساتھ فرما دیتے تھے کہ اِس آیت کو کس سورت کی کس آیت کے آگے لکھنا اور پھر ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ بھی حفظ کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بے شمار صحابیات کو بھی مکمل قرآنِ مجید حفظ تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قرآن کریم کو محفوظ کرانا:

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں قرآنی نسخہ جات کی تیاری:

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اِس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔ اِس طرح قرآنِ مجید مکمل محفوظ ہو گیا۔ اور اِس کے بعد ہر دور میں لاکھوں کی تعداد حفاظ موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

سوال نمبر 3: فضائل قرآن پر نوٹ لکھیے؟

جواب: فضائل قرآن مجید:

قرآن مجید کے بے شمار فضائل ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

شک سے بالاتر کتاب:

قرآنِ مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جس میں دی ہوئی معلومات یقینی اور حقیقت پر مبنی ہیں اور اِن میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ فرقانِ الٰہی ہے "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جامع تعلیمات:

قرآنِ مجید اپنی تعلیمات کے لحاظ سے انتہائی جامع مانع کتاب ہے کیونکہ عبادات وریاضت، اخلاقیات، تاریخی واقعات اور دعائیں وغیرہ سب اس میں موجود ہیں۔

دنیا و آخرت کی کامیابی:

یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں دنیا اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔

قرآن مجید کی فضیلت:

قرآن حکیم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح یہ کلام تمام کلاموں سے بہتر ہے، اسی طرح وہ انسان بھی سب انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ ارشاد نبوی ہے:۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں:

زیادہ مقدار میں نیکیاں حاصل کرنے کے لئے ہمیں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ مجید کے ایک حرف کی تلاوت کرنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔

علم کی فرضیت و فضیلت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: علم کے معنی:

علم کے معنی جاننا۔ آگاہ ہونا یا واقفیت حاصل کرنا ہے جبکہ علم کا شرعی معنی یہ ہے اللہ اور اِس کے رسول نے ہمیں جو احکامات اور ہدایات دی ہیں۔ ان کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں پوری طرح جاننا علم کے بارے میں قرآن کریم کے درج ذیل نکات زیادہ اہم ہیں۔

پہلی وحی:

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل کی اس کے پہلے لفظ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔

(العلق: 5-1)

ترجمہ: اپنے پروردگار کے نام لے کر پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھیے کہ آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

اللہ کا احسان:

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار احسانات کیے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم عطا کیا ہے جس کا ذکر سورۃ العلق کی آیت نمبر 5 میں کیا گیا ہے۔ علم انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جو اسے باقی تمام مخلوقات سے ممتاز کر دیتی ہے۔

خلیفہ:

علم کی بدولت ہی انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ یعنی نائب بنا۔ اور تمام فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ گویا علم انسان کی عظمت کی بنیاد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ:۔

(إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً)

یعنی میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آپ ﷺ اپنے علم میں اضافے کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے:۔

(رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا)

ترجمہ: میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

اشرف المخلوقات:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا۔ یہ وہ نعمت ہے جس میں دوسری کوئی مخلوق انسان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس سے تمام مخلوقات پر انسان کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ اسی لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔

سوال نمبر2: احادیث کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: حصولِ علم کی اہمیت:

مسلمانوں کو علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ قرآن نے دین کے بنیادی احکام کے ساتھ ساتھ دنیاوی فلسفہ، تاریخ، غذا، غذائیت اور سائنس علوم پر غور و فکر کی بھی دعوت دی ہے۔ رزق حلال بھی اِسلام کا تقاضا ہے۔ اِس لیے مومن کو معاشی علوم و فنون سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کی عبادت کا مقصد تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ (الفاطر: 28)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

حصولِ علم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں:

یہ بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے۔ اسے آگے پھیلایا جائے۔ دیے سے دیے کو جلایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

ترجمہ: مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچادو، اس کی تبلیغ کرو۔

اسی طرح آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمایا:۔

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

ترجمہ: جو حاضر ہے وہ اس تک میری یہ تعلیم پہنچادے جو یہاں نہیں۔

اور پھر حصول علم کیلئے عمر بھر کے لئے کوئی قید نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک حصول علم جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ فرمانِ رسول ﷺ ہے:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

ترجمہ: ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو۔

مزید یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب: علم کا مفہوم:

علم کے معانی جاننا اور آگاہ ہونا کے ہیں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے "اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

اِس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلب علم میں ہر گز کوتاہی نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔

قرآن کی روشنی میں علم کی فضیلت:

علم وعظمت وسربلندی کا ذریعہ:

علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔ (الزمر: 9)

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں۔

جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں اُن کے بارے میں فرمایا ہے۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۔

(المجادلة : 11)

ترجمہ: یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ اُن کے درجات بلند فرمائے گا۔

علم کی مجلسیں:

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف فرمائی اور پھر علم کی مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو تو اُن سے جی بھر کر فائدہ اٹھاؤ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟

فرمایا: علم کی مجلسیں۔

علم دنیا میں ترقی وکامیابی کا ذریعہ:

کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ترقی اور کامیابی کا ذریعہ علم ہے۔

روایات کی روشنی میں علم کی فضیلت:

علم حاصل کرو کہ اللہ کے لئے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے اِس میں معروف رہنا تسبیح اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے، علم تنہائی کا ساتھی ہے، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غمخوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا کرتا ہے۔ لوگ علماء کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں تو دنیا کی ہر چیز اِن کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کی بینائی ہے۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غوروفکر کرنا روزے کے برابر ہے، علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت وعبادت کی جا سکتی ہے۔ علم ہی سے انسان معرفت الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔

علم کی فرضیت وفضیلت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: علم کے معنی:

علم کے معنی جاننا۔ آگاہ ہونا یا واقفیت حاصل کرنا ہے جبکہ علم کا شرعی معنی یہ ہے اللہ اور اِس کے رسول نے ہمیں جو احکامات اور ہدایات دی ہیں۔ ان کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں پوری طرح جاننا علم کے بارے میں قرآن کریم کے درج ذیل نکات زیادہ اہم ہیں۔

پہلی وحی:

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل کی اس کے پہلے لفظ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

(العلق: 5-1)

ترجمہ: اپنے پروردگار کے نام لے کر پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھیے کہ آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

اللہ کا احسان:

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار احسانات کیے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم عطا کیا ہے جس کا ذکر سورۃ العلق کی آیت نمبر 5 میں کیا گیا ہے۔ علم انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جو اسے باقی تمام مخلوقات سے ممتاز کر دیتی ہے۔

خلیفہ:

علم کی بدولت ہی انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ یعنی نائب بنا۔ اور تمام فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ گویا علم انسان کی عظمت کی بنیاد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ:۔

(إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً)

یعنی میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آپ ﷺ اپنے علم میں اضافے کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے:۔

(رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا)

ترجمہ: میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

اشرف المخلوقات:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا۔ یہ وہ نعمت ہے جس میں دوسری کوئی مخلوق انسان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس سے تمام مخلوقات پر انسان کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ اسی لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔

سوال نمبر2: احادیث کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: حصولِ علم کی اہمیت:

مسلمانوں کو علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ قرآن نے دین کے بنیادی احکام کے ساتھ ساتھ دنیاوی فلسفہ، تاریخ، غذا، غذائیت اور سائنس علوم پر غور و فکر کی بھی دعوت دی ہے۔ رزق حلال بھی اِسلام کا تقاضا ہے۔ اِس لیے مومن کو معاشی علوم و فنون سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کی عبادت کا مقصد تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ (الفاطر: 28)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

حصولِ علم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں:

یہ بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے۔ اسے آگے پھیلایا جائے۔ دیے سے دیے کو جلایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

ترجمہ: مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچادو، اس کی تبلیغ کرو۔

اسی طرح آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمایا:۔

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

ترجمہ: جو حاضر ہے وہ اس تک میری یہ تعلیم پہنچادے جو یہاں نہیں۔

اور پھر حصول علم کیلئے عمر بھر کے لئے کوئی قید نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک حصول علم جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ فرمانِ رسول ﷺ ہے:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

ترجمہ: ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو۔

مزید یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب: علم کا مفہوم:

علم کے معانی جاننا اور آگاہ ہونا کے ہیں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے "اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

اِس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلب علم میں ہرگز کوتاہی نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔

قرآن کی روشنی میں علم کی فضیلت:

علم وعظمت وسربلندی کا ذریعہ:

علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ (الزمر: 9)

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہوسکتے ہیں۔

جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں اُن کے بارے میں فرمایا ہے۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔

(المجادلة : 11)

ترجمہ: یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ اُن کے درجات بلند فرمائے گا۔

علم کی مجلسیں:

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف فرمائی اور پھر علم کی مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو تو اُن سے جی بھر کر فائدہ اٹھاؤ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟

فرمایا: علم کی مجلسیں۔

علم دنیا میں ترقی و کامیابی کا ذریعہ:

کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ترقی اور کامیابی کا ذریعہ علم ہے۔

روایات کی روشنی میں علم کی فضیلت:

علم حاصل کرو کہ اللہ کے لئے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے اِس میں معروف رہنا تسبیح اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے، علم تنہائی کا ساتھی ہے، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غمخوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا کرتا ہے۔ لوگ علماء کے نقش قدم پر چلتے ہیں تو دنیا کی ہر چیز اِن کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کی بینائی ہے۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزے کے برابر ہے، علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت و عبادت کی جا سکتی ہے۔ علم ہی سے انسان معرفت الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ (فرضیت، اہمیت، مصارف)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجئے؟

جواب: زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشو نما پانا اور بڑھنا یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت:

زکوٰۃ ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی :۔

"اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ"

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

سوال نمبر 2: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے؟

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت اِس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اِسلام کی تعلیمات دریافت کیں تو آپ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے اُن کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: " اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اُس (قیامت کے) دِن اُس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اُس کے ساتھ اُن کے چہرے، اُن کے پہلو اور اُن کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا

جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اَب اِس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اِس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دِل سے مال کی محبت مِٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا کا جذبہ غالب آ جاتا ہے غریبوں سے ہمدردی ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 3: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجئے؟

جواب: مصارف زکوٰۃ:

مصارف مصرف کی جمع ہے جس کا معنی ہے خرچ کرنے کی جگہ۔

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔ (التوبہ: 60)

ترجمہ: زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکموں میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کراتا) جو تاوان بھریں (قرض دار) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں۔

(1) فقراء (2) مساکین

(3) عاملین (زکوٰۃ کے محکمے میں ملازمین) (4) تالیفِ قلب

(5) رقاب (6) غارمین (قرض دار)

(7) فی سبیل اللہ (8) ابن السبیل (مسافر)

زکوٰۃ ادا کرتے وقت پہلے قریبی رشتے داروں کا خیال رکھا جائے دور کے لوگوں کو بعد میں دی جائے اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں۔ تلاش کر کے ایسے لوگوں کو زکوٰۃ و صدقات ادا کیے جائیں۔

سوال نمبر 4: زکواۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے قرآنی وعید:

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: " اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اُس (قیامت کے) دِن اُس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اُس کے ساتھ اُن کے چہرے، اُن کے پہلو اور اُن کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اَب اِس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: دیئے گئے الفاظ میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) مومن کی متاع گم گشتہ کیا ہے؟

(الف) علم کی دولت ✓ (ب) اُحد

(ج) تبوک (د) موتہ

(2) عاملین سے کیا مراد ہے؟

(الف) زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین ✓ (ب) زکوٰۃ ادا کرنے والے

(ج) نیک عمل کرنے والے (د) اللہ کا ذکر کرنے والے

(3) مصارف زکوٰۃ میں غارمین سے کیا مُراد ہے؟

(الف) قرض دار ✓ (ب) مسافر

(ج) نومسلم (د) قیدی

(4) نبی کریم ﷺ کو پہلی وحی میں حکم دیا گیا

(الف) نماز کا (ب) زکوٰۃ کا

(ج) پڑھنے کا ✓ (د) لکھنے کا

اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ

مِنْ هُدٰی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَال (مالِ غنیمت)

تعارف

قرآن مجید کی آٹھویں سورۃ ہے جس میں 75 آیات اور 10 رکوع ہیں۔ یہ سورۃ مدنی سورۃ ہے اور دو ہجری میں جنگ بدر کے بعد نازل ہوئی اور اس میں اسلام و کفر کی اس پہلی جنگ پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

شانِ نزول

مال غنیمت:

سورۃ انفال میں اسلام و کفر کی پہلی جنگ جنگِ بدر پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ جنگ بدر کے مسائل جو کے مال غنیمت کی تقسیم سے مسلمانوں میں پیدا ہوئے تھے ان کا حل بھی بتلایا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ:۔

(اے محمد ﷺ! مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ (کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

مومنین کی صفات:

سورۃ انفال کی بعض آیات میں مومنین کی صفات بیان کی گئیں ہیں اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا بھی ذکر کیا ہے۔

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں)

خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے درجے) اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ موقع یاد کرو جبکہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے جواب میں اس نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ یہ بات اللہ نے تمہیں صرف اس لیے بتادی کہ تمہیں خوشخبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، یقیناً اللہ زبردست اور دانا ہے۔"

"اور وہ وقت جبکہ تمہارا رب فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو، میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رُعب ڈالے دیتا ہوں، پس تم ان کی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ"۔

مسلمانوں پر بارش کا برسنا:

اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی اور ان پر بارش برسائی:۔ اور وہ وقت جبکہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست دُور کرے اور تمہاری ہمت بندھائے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے قدم جما دے

رسول اکرم ﷺ کا کفار پر کنکریاں پھینکنا:

جنگ بدر میں آپ ﷺ نے کفار پر مٹھی بھر کنکریاں پھینکی اس واقعہ کا ذکر سورۃ انفال میں اس طرح ہے:۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا (اور مومنوں کے ہاتھ جو اِس کام میں استعمال کیے گئے) تو یہ اس

لیے تھا کہ اللہ مومنوں کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزار دے، یقیناً اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کی اطاعت:

اے ایمان والو، اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کی اطاعت کرو اور حکم سُننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔ اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسُول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے، اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔

اور اللہ اور اس کے رسُول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خیانت کی ممانعت:

اے ایمان والو، جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسُولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو۔

مسجد حرام کے متولی:

اب کیوں نہ اللہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ وہ مسجد حرام کا راستہ روک رہے ہیں، حالانکہ وہ اس مسجد کے جائز متولی نہیں ہیں اس کے جائز متولی تو صرف اہلِ تقویٰ ہی ہو سکتے ہیں مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

کفار مکہ کی شرارتیں:

بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی نماز کیا ہوتی ہے، بس سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں پس اب لو، اِس عذاب کا مزہ چکھو اپنے اُس انکارِ حق کی پاداش میں جو تم کرتے رہے ہو۔

جہاد کی ترغیب:

اے ایمان والو، ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے پھر اگر وہ فتنہ سے رُک جائیں تو ان کے اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے۔

اللہ مسلمانوں کا حامی و مددگار ہے:

اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے اور وہ بہترین حامی و مددگار ہے۔

کفار مکہ اور آل فرعون کا انجام:

سورۃ انفال میں اللہ نے فرمایا کی کفار مکہ کا طرز عمل آل فرعون جیسا ہے:۔

یہ معاملہ ان کے ساتھ اسی طرح پیش آیا جس طرح آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ پیش آتا رہا ہے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اللہ قوت رکھتا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے۔ آلِ فرعون اور ان سے پہلے کی قوموں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا وہ اِسی ضابطہ کے مطابق تھا انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا تب ہم نے اُن کے گناہوں کی پاداش میں انہیں ہلاک کیا اور آل فرعون کو غرق کر دیا یہ سب ظالم لوگ تھے۔

شَرَّ الدَّوَابِّ:

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں۔

ہجرت کرنے والے ایک دوسرے کے دوست:

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال کھپائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی، وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی ہیں رہے وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت کر کے (دار الاسلام میں)

آنہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آ جائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

کافروں کے لیے عذاب کی خوشخبری:

سورۃ انفال کی آخری آیات میں مسلمانوں کو نماز قائم کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حکم کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے وعید بھی سنائی گئی ہے۔ کافروں کے لیے سخت عذاب کی خوشخبری ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ا تا ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ
آپ سے دریافت کرتے ہیں	سے (بارے میں)	غنیمت	کہہ دیں	غنیمت	اللہ کیلئے

آنہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آ جائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

کافروں کے لیے عذاب کی خوشخبری:

سورۃ انفال کی آخری آیات میں مسلمانوں کو نماز قائم کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حکم کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے وعید بھی سنائی گئی ہے۔ کافروں کے لیے سخت عذاب کی خوشخبری ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ا تا ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ
آپ سے دریافت کرتے ہیں	سے (بارے میں)	غنیمت	کہہ دیں	غنیمت	اللہ کیلئے

وَالرَّسُوْلِ	فَاتَّقُوا	اللهَ	وَاَصْلِحُوْا	ذَاتَ	بَيْنِكُمْ
اور رسول	پس ڈر	اللہ	اور درست کرو	اپنے تئیں	آپس میں
وَاَطِيْعُوا	اللهَ	وَرَسُوْلَهٗ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اگر	تم ہو	مومن ﴿جمع﴾

(اے محمد ﷺ! مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ (کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ②

اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ	اِذَا	ذُكِرَ اللهُ	وَجِلَتْ
درحقیقت	مومن ﴿جمع﴾	وہ لوگ	جب	ذکر کیا جائے اللہ	ڈر جائیں
قُلُوْبُهُمْ	وَاِذَا	تُلِيَتْ	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ
ان کے دل	اور جب	پڑھی جائیں	اُن پر	اُسکی آیات	وہ زیادہ کریں
اِيْمَانًا	وَّعَلٰى رَبِّهِمْ		يَتَوَكَّلُوْنَ		
ایمان	اور وہ اپنے رب پر		بھروسہ کرتے ہیں۔		

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣

الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور اس سے جو	ہم نے انہیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

(اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	دَرَجٰتٌ
یہی لوگ	وہ	مومن (جمع)	سچے	ان کے لئے	درجے
عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَمَغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِيْمٌ	
پاس	ان کا رب	اور بخشش	اور رزق	عزت والی	

یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے درجے) اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝٥

كَمَآ	اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْ	بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ
جیسا کہ	نکالا آپ کو	آپ کا رب	سے	آپ کا گھر	حق کے ساتھ

	لَكٰرِهُوْنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مِّنَ	فَرِيْقًا	وَاِنَّ
	ناخوش	اہلِ ایمان	سے ﴿کا﴾	ایک جماعت	اور بیشک

(ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسی طرح نکلنا چاہیئے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور (اس وقت) مومنوں ایک جماعت ناخوش تھی۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾

تَبَيَّنَ	مَا	بَعْدَ	الْحَقِّ	فِي	يُجَادِلُوْنَكَ
گویا کہ وہ	وہ ظاہر ہوچکا	بعد	حق	میں	وہ آپ سے جھگڑتے تھے
يَنْظُرُوْنَ	وَهُمْ	الْمَوْتِ	اِلَى	يُسَاقُوْنَ	كَاَنَّمَا
دیکھ رہے ہیں	اور وہ	موت	طرف	ہانکے جارہے ہیں	گویا کہ وہ

وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧﴾

اَنَّهَا	الطَّآئِفَتَيْنِ	اِحْدَى	اللّٰهُ	يَعِدُكُمُ	وَاِذْ
کہ وہ	دو گروہ	ایک کا	اللہ	تمہیں وعدہ دیتا تھا	اور جب
تَكُوْنُ	ذَاتِ الشَّوْكَةِ	غَيْرَ	اَنَّ	وَتَوَدُّوْنَ	لَكُمْ
ہو	کانٹے والا	بغیر	کہ	اور چاہتے تھے	تمہارے لئے

يُحِقَّ	اَنْ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	وَ	لَكُمْ
ثابت کر دے	کہ	اللہ	چاہتا تھا	اور	تمہارے لئے
	الْكٰفِرِيْنَ	دَابِرَ	وَيَقْطَعَ	بِكَلِمٰتِهٖ	الْحَقَّ
	کافر (جمع)	جڑ	اور کاٹ دے	اپنے کلمات سے	حق

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابو سفیان اور ابو جہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا۔ اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے (شان و) شوکت (یعنی بے ہتھیار ہے) وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨﴾

وَلَوْ	الْبَاطِلَ	وَيُبْطِلَ	الْحَقَّ	لِيُحِقَّ
خواہ	باطل	اور باطل ثابت کر دے	حق	تاکہ حق ثابت
			الْمُجْرِمُوْنَ	كَرِهَ
			مجرم (جمع)	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾

اَنِّيْ	لَكُمْ	فَاسْتَجَابَ	رَبَّكُمْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	اِذْ
کہ میں	تمہاری	تو اس نے قبول کرلی	اپنا رب	تم فریاد کرتے تھے	جب

مُمِدُّكُمْ	بِاَلْفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓىِٕكَةِ	مُرْدِفِيْنَ
مدد کروں گا تمہاری	ایک ہزار	سے	فرشتے	ایک دوسرے کے پیچھے

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

وَمَا	جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	وَ
اور نہیں	بنایا اسے	اللہ	مگر	خوشخبری	اور
لِتَطْمَىِٕنَّ	بِهٖ	قُلُوْبُكُمْ	وَمَا	النَّصْرُ	اِلَّا
تاکہ مطمئن	اس سے	تمہارے دل	اور نہیں	مدد	مگر
مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
سے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا

اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل سے اطمینان حاصل کریں۔ اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اَلْاَنْفَالُ	مال غنیمت

أَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔
وَجِلَتْ	ڈرتے ہیں / ڈر جاتے ہیں۔
كٰرِهُوْنَ	ناگواری محسوس کرنے والے۔
يُسَاقُوْنَ	وہ ہانکے جاتے ہیں۔
اِحْدٰى	ایک (مونث)۔
دَابِرَ	جڑ۔
تَسْتَغِيْثُوْنَ	تم فریاد کرتے ہو۔
مُرْدِفِيْنَ	لگاتار آنے والے۔
غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	بغیر کانٹے کے / بغیر اسلحے اور قوت کے۔

سوال نمبر 1 : سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: مومنوں کی صفات:

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

سوال نمبر2: سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو گروہوں سے مراد کفارِ مکہ کے دو گروہ ہیں۔

(۱) ابو جہل کا گروہ جو مسلمانوں سے جنگ کے لئے بدر کے مقام پر پہنچا ہوا تھا۔

(۲) دوسرا گروہ ابو سفیان کا تھا جو شام کا مال تجارت لے کر آ رہا تھا۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف)۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ۔

(ب)۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

(ج)۔ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

جواب: (الف)۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ۔

ترجمہ: تم خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔

مفہوم: مومنوں کو تاکید کی گئی ہے کہ انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اپنے لوگوں کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ آپس میں اختلاف نہیں کرنا چاہیے بلکہ مکمل اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کر کے اپنے معاملات درست رکھنے چاہئیں۔

(ب)۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ: اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

مفہوم: اس آیت میں تنبیہ کی گئی کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازمی شرط ہے اور ان کے احکام کی بے چون وچرا بجا آوری کرنی چاہیے یہی سچے ایمان کی علامت ہے۔

(ج)۔ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

ترجمہ: جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

مفہوم: سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ جب قرآن کی آیات اس کے سامنے تلاوت کی جائیں تو اس کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے اور یہ چیز ایمان میں اضافے کا بڑا سبب بنتی ہے انہیں لوگوں کے لئے اللہ نے بلند درجات، بخشش اور عزت کی روزی کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۱۱ تا ۱۹)

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذْ	يُغَشِّيْكُمُ	النُّعَاسَ	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَيُنَزِّلُ
جب	تمہیں ڈھانپ لیا	اُونگھ	تسکین	اس سے	اور اُتارا اس نے
عَلَيْكُمْ	مِّنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	لِّيُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ
تم پر	سے	آسمان	پانی	تاکہ پاک کر دے	اس سے
وَيُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ	الشَّيْطٰنِ	وَلِيَرْبِطَ	عَلٰى
اور دُور کر دے	تم سے	پلیدی (ناپاکی)	شیطان	اور تاکہ باندھ دے (مضبوط)	پر

مفہوم: سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ جب قرآن کی آیات اس کے سامنے تلاوت کی جائیں تو اس کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے اور یہ چیز ایمان میں اضافے کا بڑا سبب بنتی ہے انہیں لوگوں کے لئے اللہ نے بلند درجات، بخشش اور عزت کی روزی کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۱۱ تا ۱۹)

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذْ	یُغَشِّیْکُمُ	النُّعَاسَ	اَمَنَۃً	مِّنْہُ	وَیُنَزِّلُ
جب	تمہیں ڈھانپ لیا	اُونگھ	تسکین	اس سے	اور اُتارا اس نے
عَلَیْکُمْ	مِّنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	لِّیُطَہِّرَکُمْ	بِہٖ
تم پر	سے	آسمان	پانی	تا کہ پاک کر دے	اس سے
وَیُذْہِبَ	عَنْکُمْ	رِجْزَ	الشَّیْطٰنِ	وَلِیَرْبِطَ	عَلٰی
اور دُور کر دے	تم سے	پلیدی (ناپاکی)	شیطان	اور تا کہ باندھ دے (مضبوط)	پر

قُلُوْبِكُمْ	وَيُثَبِّتَ	بِهِ	الْاَقْدَامَ		
تمہارے دل	اور جمادے	اس سے	قدم		

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اُڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسادیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝۱۲

اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ	اِلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	اَنِّيْ
جب	وحی بھیجی	تیرا رب	طرف	فرشتے	کہ میں
مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَاُلْقِيْ	فِيْ
تمہارے ساتھ	تم ثابت رکھو	جو لوگ	ایمان لائے {مومن}	عنقریب میں ڈال دوں گا	میں
قُلُوْبِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا	فَوْقَ
دل {جمع}	جن لوگوں نے	کفر کیا {کافر}	رعب	سو تم ضرب لگادی	اوپر
الْاَعْنَاقِ	وَاضْرِبُوْا	مِنْهُمْ	كُلَّ	بَنَانٍ	
گردمیں	اور ضرب لگاؤ	ان سے {ان کی}	ہر	پور	

جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	شَآقُّوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَ
یہ اسلئے	کہ وہ	مخالف	اللہ	اور اس کا رسول	اور
مَنْ	يُّشَاقِقِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
جو	مخالف ہوگا	اللہ	اور رسول	تو بیشک	اللہ
شَدِيْدُ	الْعِقَابِ				
سخت	عذاب۔مار				

یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ	وَاَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ	النَّارِ
تو تم	پس چکھو	اور یقیناً	کافروں کے لئے	عذاب	دوزخ

یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

یٰاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِیْتُمُ
اے	جو لوگ	ایمان لائے	جب	تمہاری مڈ بھیڑ ہو
الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْھُمُ	الْاَدْبَارَ
ان لوگوں سے	کفر کیا	میدان جنگ	تو ان سے نہ پھیرو	پیٹھ (جمع)

اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہار مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

وَمَنْ	يُّوَلِّهِمْ	يَوْمَىِٕذٍ	دُبُرَهٗٓ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا
اور جو کوئی	ان سے پھیرے	اس دن	اپنی پیٹھ	سوائے	گھات لگاتا ہوا
لِّقِتَالٍ	اَوْ	مُتَحَيِّزًا	اِلٰى	فِئَةٍ	فَقَدْ بَآءَ
جنگ کے لیے	یا	جاملنے کو	طرف	اپنی جماعت	پس وہ لوٹا
بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ
غصہ کے ساتھ	سے	اللہ	اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم
وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ				
اور بری	پلٹنے کی جگہ (ٹھکانا)				

اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ ان سے پیٹھ پھیرے گا تو (سمجھو کہ) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ

وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ	وَ	مَا رَمَیْتَ
سو تم نے نہیں قتل کیا انہیں	بلکہ	اللہ	انہیں قتل کیا	اور	آپ نے نہ پھینکی تھی
اِذْ	رَمَیْتَ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰی	وَلِیُبْلِیَ
جب	آپ نے پھینکی	بلکہ	اللہ	پھینکی	اور تاکہ وہ آزمائے
الْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْهُ	بَلَآءً	حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ
مومن (جمع)	اپنی طرف سے	آزمائش	اچھا	بیشک	اللہ
سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ				
سننے والا	جاننے والا				

تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔ اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمالے۔ بے شک خدا سنتا جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ذٰلِكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ	الْكٰفِرِيْنَ
یہ تو ہوا	یہ کہ	اللہ	سُست کرنیوالا	مکر۔ داؤ	کافر (جمع)

(بات) یہ (ہے) کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾

اِنْ	تَسْتَفْتِحُوْا	فَقَدْ	جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ	وَاِنْ
اگر	تم فیصلہ چاہتے ہو	تو البتہ	آگیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور اگر
تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَاِنْ	تَعُوْدُوْا
تم باز آجاؤ	تو وہ	بہتر	تمہارے لئے	اور اگر	پھر کرو گے
نَعُدْ	وَلَنْ	تُغْنِيَ	عَنْكُم	فِئَتُكُمْ	شَيْئًا
ہم پھر کریں گے	اور ہرگز نہ	کام آئے گا	تمہارے	تمہارا جتھا	کچھ
وَّ	لَوْ كَثُرَتْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
اور	خواہ کثرت ہو	اور بیشک	اللہ	ساتھ	مومن جمع

(کافرو) اگر تم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آچکی۔ (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم بھی پھر تمہیں عذاب کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی۔ اور خدا تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

یُغَشِّی	وہ ڈھانپ دیتا ہے / طاری کر دیتا ہے۔
اَلنُّعَاسَ	اُونگھ۔ غنودگی
رِجْزَ الشَّیْطٰنِ	شیطان کی نجاست
الْاَعْنَاقِ	گردنیں۔
بَنَانٍ	پور پور، جوڑ جوڑ۔
زَحْفًا	لشکر کی صورت میں۔
مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ	جنگی چال کے طور پر۔
مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ	کسی فوج سے جاملنے کے لئے۔
رَمَیْتَ	تو نے پھینکا۔
لِیُبْلِیَ	تاکہ وہ آزمائے۔
مُوْهِنُ	کمزور کرنے والا۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1 : سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

جواب: غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ کے انعامات:

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لئے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تا کہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں، میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑادو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔

سوال نمبر 2: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا
(۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا
(۳) اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔
(۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔
(۵) ہمت نہ ہارنا۔
(٦) پیٹھ نہ پھیرنا

سوال نمبر 3: کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب: کفار کو تنبیہ:

اللہ تعالیٰ نے کفار کو جو تنبیہ کی کہ اے کافرو اگر محمد ﷺ پر فتح چاہتے ہو یعنی اگر تم ان کے ساتھ مل کر دیگر اقوام پر فتح چاہتے ہو تو وہ آچکے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ تم محمد ﷺ پر غالب نہیں آسکو گے اِس لئے تم اپنے برے ارادوں اور افعال سے باز آجاؤ اور یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم باز نہیں آؤ گے تو پھر تمہارے لئے عذاب ہے تمہاری کتنی ہی زیادہ تعداد کیوں کہ ہو وہ تمہارے کام نہ آسکے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔

سوال نمبر: 12 مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔

(ب) وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

(ج) وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۔

جواب: (الف): يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

مفہوم: اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کفر و اسلام کی جنگ ہمیشہ جاری رہے گی کافروں کی سرگرمیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں اور اگر مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں تو پھر مسلمان بھی اب کر سکتے ہیں کہ اسلام کی بقا کی جنگ لڑیں موت سے بچنے کے لئے میدان جنگ سے بھاگنا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے لہذا کفار سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے منع کیا گیا ہے۔

(ب)۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

ترجمہ: اور (اے محمد) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

مفہوم: اس آیت ےں اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے میرے پیارے حبیب میدان بدر میں جب آپ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکی تھیں تو بظاہر تو وہ آپ نے پھینکی تھیں لیکن دراصل وہ خود اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے پھینکی تھیں اور یہ کفار کے چہروں پر لگنے کی وجہ سے ان کے میدان سے بھاگنے کا سبب بنیں۔

(ج)۔ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ۔

ترجمہ: اور تمھاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمھارے کچھ کام نہ آئے گی۔

مفہوم: غزوہ بدر کے موقعے پر کفار مکہ کو اپنی تعداد زیادہ وہن پر گھمنڈ تھا کہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہے اس لیے میدان جنگ میں یہ مٹھی بھر مجاہدین اسلام ان کے مقابلے میں ٹھہر نہ سکیں گے۔ س آیت میں اللہ نے فرمادیا کہ جب اللہ کی تائید اور نصرت مسلمان کے شامل حال ہے تو تمھاری یہ بڑی اکثریت تمھارے کسی کام نہ آئے گی۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ج)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۲۰ تا ۲۸)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ
اے لوگو جو	ایمان لائے	حکم مانو	اللہ	اور اس کا رسول
وَلَا تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَاَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ	
مت پھرو	اس سے	جبکہ تم	سنتے ہو	

مفہوم: اس آیت ے ں اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے میرے پیارے حبیب میدان بدر میں جب آپ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکی تھیں تو بظاہر تو وہ آپ نے پھینکی تھیں لیکن دراصل وہ خود اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے پھینکی تھیں اور یہ کفار کے چہروں پر لگنے کی وجہ سے ان کے میدان سے بھاگنے کا سبب بنیں۔

(ج)۔ وَلَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡکُمۡ فِئَتُکُمۡ شَیۡئًا وَّلَوۡ کَثُرَتۡ۔

ترجمہ: اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

مفہوم: غزوہ بدر کے موقعے پر کفار مکہ کو اپنی تعداد زیادہ ہونے پر گھمنڈ تھا کہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہے اس لیے میدان جنگ میں یہ مٹھی بھر مجاہدین اسلام ان کے مقابلے میں ٹھہر نہ سکیں گے۔ س آیت میں اللہ نے فرمادیا کہ جب اللہ کی تائید اور نصرت مسلمان کے شامل حال ہے تو تمہاری یہ بڑی اکثریت تمہارے کسی کام نہ آئے گی۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ج)

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَال (آیات ۲۰ تا ۲۸)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۰﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَطِیۡعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوۡلَهٗ
اے لوگو جو	ایمان لائے	حکم مانو	اللہ	اور اس کا رسول
وَلَا تَوَلَّوۡا	عَنۡهُ	وَاَنۡتُمۡ	تَسۡمَعُوۡنَ	
مت پھرو	اس سے	جبکہ تم	سنتے ہو	

اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَهُمْ	لَا يَسْمَعُوْنَ
اور نہ ہو جاؤ	ان لوگوں کی طرح جو	اُنہوں نے کہا	ہم نے سنا	حالانکہ وہ	وہ نہیں سنتے

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے حکم (خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَآبِّ	عِنْدَ	اللّٰهِ
بیشک	بدترین	جانور (جمع)	نزدیک	اللہ
الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْقِلُوْنَ	
بہرے	گونگے	جو کہ	سمجھتے نہیں	

کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَلَوْ	عَلِمَ اللّٰهُ	فِيْهِمْ	خَيْرًا	لَّاَسْمَعَهُمْ	وَلَوْ
اور اگر	جانتا اللہ	ان میں	کوئی بھلائی	تو ضرور سنا دیتا اُن کو	اور اگر
اَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا	وَّهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ		
انہیں سنا دے	وہ ضرور پھر جائیں	اور وہ	منہ پھیرنے والے		

اور اگر خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اسْتَجِيْبُوْا	لِلّٰهِ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	قبول کر لو	اللہ کا
وَلِلرَّسُوْلِ	اِذَا	دَعَاكُمْ	لِمَا يُحْيِيْكُمْ	وَاعْلَمُوْٓا
اور اس کے رسول کا	جب	وہ بلائیں تمہیں	اس کیلیے جو زندگی بخشے تمہیں	اور جان لو
اَنَّ	اللّٰهَ	يَحُوْلُ	بَيْنَ	الْمَرْءِ
کہ	اللہ	حائل ہو جاتا ہے	درمیان	آدمی
وَقَلْبِهٖ	وَ	اَنَّهٗٓ	تُحْشَرُوْنَ	
اور اس کا دل	اور	یہ کہ	تم اٹھائے جاؤ گے	

مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب کہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

مِنْكُمْ	ظَلَمُوْا	الَّذِيْنَ	لَا تُصِيْبَنَّ	فِتْنَةً	وَاتَّقُوْا
تم میں سے	انہوں نے ظلم کیا	وہ لوگ جو	نہ پہنچے گا	وہ فتنہ	اور ڈرو تم
الْعِقَابِ	شَدِيْدُ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَاعْلَمُوْا	خَآصَّةً
عذاب	شدید	اللہ	کہ	اور جان لو	خاص طور پر

اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

مُّسْتَضْعَفُوْنَ	قَلِيْلٌ	اَنْتُمْ	اِذْ	اذْكُرُوْا	وَ
ضعیف (کمزور) سمجھے جاتے تھے	تھوڑے	تم	جب	اور یاد کرو	اور
النَّاسُ	يَّتَخَطَّفَكُمُ	اَنْ	تَخَافُوْنَ	الْاَرْضِ	فِي
لوگ	اُچک لے جائیں تمہیں	کہ	تم ڈرتے تھے	زمین	میں
الطَّيِّبٰتِ	مِّنَ	وَرَزَقَكُمْ	بِنَصْرِهٖ	وَاَيَّدَكُمْ	فَاٰوٰىكُمْ
پاکیزہ چیزیں	سے	اور تمہیں رزق دیا	اپنی مدد سے	اور تمہیں قوت دی	پس ٹھکانہ دیا اس نے
				تَشْكُرُوْنَ	لَعَلَّكُمْ
				شکر گزار ہو	تاکہ تم

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان ومان نہ کردیں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ	اور رسول
وَتَخُوْنُوْٓا	اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ	
اور نہ خیانت کرو	اپنی امانتیں	جبکہ	تم	جانتے ہو	

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّمَآ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	اَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ
اور جان لو	درحقیقت	تمہارے مال	اور	تمہاری اولاد	بڑی آزمائش
وَّاَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ	
اور یہ کہ	اللہ	پاس	اجر	بڑا	

اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب

ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

شَرَّ الدَّوَآبِ	بدترین قسم کے جانور۔
اِسْتَجِیْبُوْا	حکم مانو، پکار کا جواب دو
یَحُوْلُ	حائل ہوتا ہے۔
مُسْتَضْعَفُوْنَ	مغلوب، بے زور
یَتَخَطَّفَ	وہ اچک لے جائے
لَا تَخُوْنُوا	تم خیانت نہ کرو

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال کی آیات میں شَرَّ الدَّوَآبِ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شَرَّ الدَّوَآبِ:

شَرَّ الدَّوَآبِ سے مراد ہے بدترین جانور یعنی اہل مکہ میں سے کافر اور منافق جانوروں سے بدتر ہیں کیونکہ جانور تو عقل و فہم و فراست ہی نہیں رکھتے جبکہ یہ لوگ فہم و فراست رکھنے کے باوجود راہِ راست کا انکار کرتے ہیں اور جان بوجھ کر اُس کا انکار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ الانفال کی آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ سے خیانت:

سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ سے خیانت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کیا جائے اور اُن میں کوئی کمی بیشی نہ کی جائے۔

رسول ﷺ سے خیانت:

رسول ﷺ کی خیانت سے مراد ہے کہ سنت رسول ﷺ کی پاسداری کی جائے اور آپ ﷺ کے حکم کے خلاف کوئی عمل نہ کیا جائے۔ اور اپنی امانتوں میں خیانت سے مراد یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں انہیں پورا کیا جائے اور جو جنگی راز اور ان کے علاوہ کوئی اور راز ہیں اُن کو فاش اور کھولا نہ جائے۔

سوال نمبر:15 مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف)۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔

(ب)۔ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ۔

(ج)۔ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

(د)۔ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً۔

(ہ)۔ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ۔

جواب: (الف)۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) وہ نہیں سنتے۔

مفہوم: اس سے مراد وہ سننا ہے کہ جس میں جاننے اور قبول کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں یعنی زبان سے کہہ دینا کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ اس سننے کی کیا حیثیت ہے جب دل سے سیدھی اور صاف بات کو بھی قبول نہ کرے۔ منافقین مدینہ کا یہی دستور اور شیوہ تھا کہ حضور کے سامنے زبانی اقرار کرتے لیکن دل سے اس کا انکار کرتے رہے۔ سچے مومن کو منافقین کی طرح نہیں ہونا چاہیے۔

(ب)۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ: کوئی شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے اور گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

مفہوم: اس میں ان انسانوں کو بدترین کہا گیا ہے جو بظاہر سنتے اور بولتے ہیں لیکن حق بات نہ ان کے منہ سے نکلتی ہے اور نہ ہی اسے سننے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اللہ کے نبی جو سچا دین لائے ہیں سے دل و جان سے سمجھنے اور پھر اسے قبول کرنے کی سرے سے کوشش نہیں کرتے بلاشبہ ایسے لوگ جانداروں سے بدتر شمار کئے جاتے ہیں۔

(ج)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

مفہوم: اس آیت میں حکم ملتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی بجا آوری میں سستی اور دیر بھی نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات انسان نیکی اور بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے لیکن آدمی کے ارادہ کے درمیان رب کی رضا حائل ہو جاتی ہے اور وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے حضور ارشاد فرماتے "اے دلوں کو پھرنے والے (یعنی اللہ پاک) میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ"۔

(د)۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَآصَّةً۔

ترجمہ: اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہی لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں گناہ گار ہیں۔

مفہوم: جب اللہ کا عذاب ظالموں پر آن پڑتا ہے تو اس کا شکار وہ لوگ بھی ہو جاتے ہیں جو باوجود طاقت کے اس ظلم کو روکنے کی کوشش نہیں کرتے جس طرح ظلم کرنا ایک جرم سمجھا جاتا ہے اسی طرح ظلم پر رہنا بھی جرم ہے۔ اس لیے جب کبھی عذاب آتا ہے تو حسب مرتب سارے کے سارے اس میں شامل ہوتے ہیں۔

(۵)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

مفہوم: مال اور اولاد کی محبت اکثر اوقات انسان کے ایمان میں دخل انداز ہوتی ہے اور اس کے سبب انسان گھاٹے کا شکار ہو کر منافقت، غداری اور بد دیانتی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مال اور اولاد دنیا کی اس امتحان کا اور آخرت میں بھی آزمائش قرار دیا گیا ہے یہ بات مد نظر رہے کہ امانت داری کی جو قیمت رب کے ہاں ہے وہ یہاں دنیا کے مال و اولاد سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۲۹ تا ۳۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ
يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	فرقان	اور دور کر دے گا	تم سے	تمہاری برائیاں

(۵)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

مفہوم: مال اور اولاد کی صحت اکثر اوقات انسان کے ایمان میں دخل انداز ہوتی ہے اور اس کے سبب انسان گھاٹے کا شکار ہو کر منافقت، غداری اور بد دیانتی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مال اور اولاد دنیا کی اس امتحان کا اور آخرت میں بھی آزمائش قرار دیا گیا ہے یہ بات مد نظر رہے کہ امانت داری کی جو قیمت رب کے ہاں ہے وہ یہاں دنیا کے مال و اولاد سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۲۹ تا ۳۷)

یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ
يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	فرقان	اور دور کر دے گا	تم سے	تمہاری برائیاں

وَيَغْفِرْ لَكُمْ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ		
اور بخش دے گا تمہیں	اور اللہ	فضل والا	بڑا		

مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے امر فارق پیدا کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) تو وہ تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑا فضل والا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

وَاِذْ	يَمْكُرُ بِكَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِيُثْبِتُوْكَ
اور جب	خفیہ تدبیریں کرتے تھے آپ کے بارے میں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	تمہیں قید کر لیں
اَوْ يَقْتُلُوْكَ	اَوْ يُخْرِجُوْكَ	وَيَمْكُرُوْنَ	وَيَمْكُرُ اللّٰهُ	وَاللّٰهُ
یا قتل کر دیں تمہیں	یا نکال دیں تمہیں	اور وہ خفیہ تدبیریں کرتے تھے	اور خفیہ تدبیریں کرتا ہے اللہ	اور اللہ
خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ			
بہترین	تدبیریں کرنے والا			

اور (اے محمد ﷺ اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا۔ اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾

وَاِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ سَمِعْنَا
اور جب	پڑھی جاتی ہیں	اُن پر	ہماری آیات	وہ کہتے ہیں	البتہ ہم نے سُن لیا
لَوْ نَشَآءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ	هٰذَآ	اِنْ	هٰذَآ
اگر ہم چاہیں	کہ ہم کہہ لیں	مثل	اس	نہیں	یہ
اِلَّآ	اَسَاطِيْرُ	الْاَوَّلِيْنَ			
مگر (صرف)	قصے کہانیاں	پہلے			

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾

وَاِذْ	قَالُوْا	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ	هٰذَا
اور جب	وہ کہنے لگے	اے اللہ	اگر	ہے	یہ
هُوَ الْحَقَّ	مِنْ	عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَيْنَا	حِجَارَةً
وہ حق	سے	تیری طرف	تو برسا	ہم پر	پتھر سے
مِّنَ	السَّمَآءِ	اَوِ	ائْتِنَا	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ
سے	آسمان	یا	لے آ ہم پر	عذاب	دردناک

اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	وَاَنْتَ	فِيْهِمْ	وَمَا
اور نہیں ہے	اللہ	کہ انہیں عذاب دے	جبکہ آپ	ان میں	اور نہیں
كَانَ	اللّٰهُ	مُعَذِّبَهُمْ	وَهُمْ	يَسْتَغْفِرُوْنَ	
ہے	اللہ	انہیں عذاب دینے والا	جبکہ وہ	بخشش مانگتے ہوں	

اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں سے تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور ایسا نہ تھا کہ وہ بخششیں مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وَمَا	لَهُمْ	اَلَّا	يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ	وَهُمْ	يَصُدُّوْنَ
اور کیا	انکے لئے (ان میں)	کہ نہ	انہیں عذاب دے اللہ	جبکہ وہ	روکتے ہیں

عَنِ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَمَا	كَانُوْٓا	اَوْلِيَآءَهٗ	اِنْ
سے	مسجد حرام	اور نہیں	وہ ہیں	اس کے متولی	نہیں
اَوْلِيَآؤُهٗٓ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اس کے متولی	مگر (صرف)	متقی (جمع)	اور لیکن	ان میں سے اکثر	نہیں جانتے

اور (اب) ان کے لیے کون سی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جب کہ وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف پرہیز گار ہیں۔ لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٥

وَمَا	كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ	الْبَيْتِ	اِلَّا
اور نہیں	تھی	ان کی نماز	نزدیک	خانہ کعبہ	مگر
مُكَآءً	وَّتَصْدِيَةً	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
سیٹیاں	اور تالیاں	پس چکھو	عذاب	اس کے بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	تاکہ روکیں
عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ
سے	راستہ اللہ کا	سو اب خرچ کریں گے	پھر	ہوگا	اُن پر
حَسْرَةً	ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا
حسرت	پھر	وہ مغلوب ہوں گے	اور	جن لوگوں نے	کفر کیا
اِلٰى	جَهَنَّمَ	يُحْشَرُوْنَ			
طرف	جہنم	اکٹھے کیے جائیں گے			

جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ	وَيَجْعَلَ
تاکہ جدا کر دے	اللہ	گندا	سے	پاک	اور رکھے
الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى	بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ	جَمِيْعًا
گندا	اس کے ایک	پر	دوسرے	پھر ڈھیر کر دے	سب
فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ	جَهَنَّمَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
پھر ڈال دے اسکو	میں	جہنم	یہی لوگ	وہ	خسارہ پانے والے

تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

يُثْبِتُوْا	وہ قید کر دیں۔
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ	پہلوں کی کہانیاں۔
مُكَآءً	سیٹیاں۔
تَصْدِيَةً	تالیاں۔
فَيَرْكُمَهٗ	وہ جمع کرے اسے۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: تقویٰ کے انعامات:

سورۃ الانفال میں تقویٰ کے درج ذیل انعامات بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱) اُن کے دل ودماغ میں ایسی بصیرت پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اچھی بری چیز کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۲) اُن کی کوتاہیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

(۳) اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سوال نمبر2: وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا:

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں اِس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ آپ کفار کے نرغے میں تھے اور وہ سب کے سب معاذ اللہ آپ کو قید کرنے، قتل کرنے یا ملک بدر کرنے کی سازشیں بنا رہے تھے اُدھر وہ یہ ناپاک چال چل رہے تھے اِدھر اللہ رب العزت آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی حکمت پر مبنی تدبیر کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو بچا کر محفوظ و مامون مدینہ منورہ پہنچایا جائے، اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

سوال نمبر3: کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

جواب: کفار نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا تھا کہ اے اللہ اگر حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات حق پر مبنی ہیں تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب نازل

کر دے کفار کی طرف سے یہ مطالبہ اور اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اس طرح کا کوئی عذاب مسلط نہ کیا۔

کفار پر عذاب نازل نہ کرنے کی وجوہات:

اللہ پاک نے اس سورہ مبارکہ میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

نمبر ا۔ اے نبی اللہ کی شان نہیں کہ آپ ﷺ قوم میں موجود ہوں اور اس قوم پر عذاب مسلط کر دیا جائے۔

نمبر ۲۔ جس قوم میں اللہ سے توبہ استغفار کرنے والے موجود ہوں تو اللہ اس قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

(ب) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۔

جواب:

(الف) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم اُن میں تھے انہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

مفہوم: کفار پر نزول عذاب میں دو چیزیں رکاوٹ رہیں ایک ان کے درمیان پیغمبر ﷺ کی موجودگی اور دوسرے استغفار (یعنی بخشش طلب کرنا)۔ کفار کے مطالبے کے باوجود آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ اسی طرح بعض کافروں کا اللہ سے مغفرت اور بخشش طلب کرنا بھی انہیں عذاب سے دور رکھنے کا باعث بنا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی موجودگی اور کفار کی مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب نازل نہ کیا۔

(ب) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۔

ترجمہ:

جو لوگ کافر ہیں اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

مفہوم:

کفار کی ساری زندگی کی جدوجہد کا صرف حاصل یہ تھا کہ لوگوں کو دین اسلام سے دور رکھا جائے جس کے لئے انہوں نے بے دریغ مال و دولت خرچ کیا۔ اللہ پاک نے پیش گوئی فرمائی کہ ان کا مزید مال خرچ کرنا بھی انہیں فائدہ نہ دے گا بلکہ ان کے لئے موجب افسوس ہوگا۔ آخر میں کفِ افسوس ملیں گے کہ مال بھی گیا اور مغلوب ہونا بھی ان کا مقدر ٹھہرا۔

اَلدَّرسُ الثَّانِیُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۳۸ تا ۴۴)

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْٓا	اِنْ	یَّنْتَهُوْا	یُغْفَرْ
کہ دیں	ان سے جو	انہوں نے کفر کیا	اگر	وہ باز آجائیں	معاف کر دیا جائے
لَهُمْ	مَّا	قَدْ سَلَفَ	وَاِنْ	یَّعُوْدُوْا	فَقَدْ
انہیں	جو	گزر چکا	اور اگر	پھر وہی کریں	تو تحقیق
مَضَتْ	سُنَّتُ	الْاَوَّلِیْنَ			
گزر چکی ہے	سُنّت (روش)	پہلے لوگ			

(اے پیغمبر) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا)۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾

وَقَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ
اور اُن سے جنگ کرو	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ	اور ہو جائے	دین
كُلُّهٗ	لِلّٰهِ	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
سب	اللہ کا	پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ
بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ			
جو وہ	وہ کرتے ہیں	دیکھنے والا			

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۴۰

وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَوْلٰىكُمْ
اور اگر	وہ منہ موڑلیں	تو جان لو	کہ	اللہ	تمہارا ساتھی
نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَنِعْمَ	النَّصِيْرُ		
خوب	ساتھی	اور خوب	مددگار		

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے۔ (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۱

وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ	مِّنْ	شَيْءٍ
اور	تم جان لو	جو کچھ	تم غنیمت لو	سے	کسی چیز
فَاَنَّ	لِلّٰهِ	خُمُسَهٗ	وَلِلرَّسُوْلِ	وَلِذِی الْقُرْبٰی	
سو	اللہ کے واسطے	اسکا پانچواں حصہ	اور رسولؐ کے لئے	اور قرابت داروں کے لئے	
وَالْيَتٰمٰی	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَابْنِ السَّبِيْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ	اٰمَنْتُمْ
اور یتیموں	اور مسکینوں	اور مسافروں	اگر	تم ہو	ایمان رکھتے
بِاللّٰهِ	وَمَآ	اَنْزَلْنَا	عَلٰی	عَبْدِنَا	يَوْمَ الْفُرْقَانِ
اللہ پر	اور جو	ہم نے نازل کیا	پر	اپنا بندہ	فیصلہ کے دن
يَوْمَ	الْتَقَى الْجَمْعٰنِ	وَاللّٰهُ	عَلٰی	كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
جس دن	دونوں فوجیں بھڑ گئیں	اور اللہ	پر	ہر چیز	قدرت والا ہے

اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾

إِذْ	أَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ	الدُّنْيَا	وَ	هُمْ
جب	تم	کنارہ پر	اِدھر والا	اور	وہ
بِالْعُدْوَةِ	الْقُصْوَىٰ	وَالرَّكْبُ	أَسْفَلَ	مِنْكُمْ	وَلَوْ
کنارہ پر	پرلا	اور قافلہ	نیچے	تم سے	اور اگر
تَوَاعَدْتُمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِي الْمِيعَادِ	وَلَٰكِنْ	لِيَقْضِيَ	اللَّهُ
تم باہم وعدہ کرتے	البتہ تم اختلاف کرتے	وعدہ میں	اور لیکن	تاکہ پورا کردے	اللہ
أَمْرًا	كَانَ	مَفْعُولًا	لِيَهْلِكَ	مَنْ	هَلَكَ
جو کام	تھا	ہو کر رہنے والا	تاکہ ہلاک ہو	جو	ہلاک ہو
عَنْ	بَيِّنَةٍ	وَيَحْيَىٰ	مَنْ	حَيَّ	عَنْ
سے	دلیل	اور زندہ رہے	جس	زندہ رہتا ہے	سے
بَيِّنَةٍ	وَإِنَّ	اللَّهَ	لَسَمِيعٌ	عَلِيمٌ	
دلیل	اور بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	

جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا۔ اور اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے تاکہ جو

مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾

اِذْ	یُرِیْكَهُمُ	اللّٰهُ	فِیْ	مَنَامِكَ	قَلِیْلًا
جب	تمہیں دکھایا اُنہیں	اللہ	میں	تمہاری خواب	تھوڑا
وَلَوْ	اَرٰىكَهُمْ	كَثِیْرًا	لَّفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ
اور اگر	تمہیں دکھاتا اُنہیں	بہت زیادہ	تو تم بزدلی کرتے	اور	تم جھگڑتے
فِی الْاَمْرِ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	سَلَّمَ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌۢ
معاملہ میں	اور لیکن	اللہ	بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ					
دلوں کی بات					

اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا۔ اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بے شک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔

وَ اِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا وَّ یُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾

وَاِذْ	یُرِیْکُمُوْھُمْ	اِذِ	الْتَقَیْتُمْ	فِیْٓ	اَعْیُنِکُمْ
اور جب	وہ تمہیں دکھائے	جب۔تو	تم آمنے سامنے ہوئے	میں	تمہاری آنکھ
قَلِیْلًا	وَّیُقَلِّلُکُمْ	فِیْٓ	اَعْیُنِہِمْ	لِیَقْضِیَ	اللّٰہُ
تھوڑا	اور تھوڑے دکھائے تم	میں	اُن کی آنکھیں	تاکہ پورا کردے	اللہ
اَمْرًا	کَانَ	مَفْعُوْلًا	وَاِلَی اللّٰہِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ
کام	تھا	ہو کر رہنے والا	اور اللہ کی طرف	لوٹنا (بازگشت)	کام

اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام منظور کرنا تھا اسے کر ڈالے۔ اور سب کاموں کا رجوع خدا کی طرف ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

مَضَتْ	گزر چکی۔
یَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کے دن۔
اَلْعُدْوَۃِ الدُّنْیَا	وادی کے اس جانب و کنارے۔
اَلْعُدْوَۃِ الْقُصْوٰی	اس جانب۔ اس جانب اس کنارے۔

الرَّكْبُ	قافلہ۔
لَفَشِلْتُمْ	تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے۔
يُقَلِّلُ	کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: مال غنیمت کی تقسیم:

سورۃ الانفال کی آیات میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مالِ غنیمت کے کل پانچ حصے کیے جائیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوں گے اور پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا، قریبی رشتے داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہو گا۔

سوال نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کیلئے کس کس خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا؟

جواب: انعامات و احسانات:

غزوہ بدر کے دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بے شمار احسانات فرمائے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) جب دونوں جماعتوں کے درمیان مقابلہ ہوا تو تمہیں فتح سے ہمکنار کیا۔

(۲) کفار کی نظر میں تمہیں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ وہ بھاگ نہ جائیں۔

(۳) تمہاری نظر میں بھی کفار کو تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ تم ہمت نہ ہار جاؤ۔

(۴) تم پر غنودگی ڈال کر تمہیں تسکین پہنچائی۔

سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

جواب: ترجمہ: اوران لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

مفہوم: جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان اطمینان کے ساتھ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے قائل ہو سکیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ کفر کے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کا ایمان اور مذہب دونوں خطرے سے دوچار ہوئے۔ اسی لئے کفر کو فتنہ قرار دے کر اس کی مکمل سرکوبی کا حکم دیا گیا تا کہ کفر کا فتنہ وفساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور اکیلے خدا کا حکم چلے اور دین حق مکمل طور پر غالب ہو جائے۔

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ (ج)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۴۵ تا ۴۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا
اے	ایمان والے	جب	تمہارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو

سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

جواب: ترجمہ: اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

مفہوم: جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان اطمینان کے ساتھ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے قائل ہو سکیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ کفر کے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کا ایمان اور مذہب دونوں خطرے سے دوچار ہوئے۔ اسی لئے کفر کو فتنہ قرار دے کر اس کی مکمل سرکوبی کا حکم دیا گیا تا کہ کفر کا فتنہ و فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور اکیلے خدا کا حکم چلے اور دین حق مکمل طور پر غالب ہو جائے۔

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ (ج)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۴۵ تا ۴۸)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا
اے	ایمان والے	جب	تمہارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو

وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	
اور یاد کرو	اللہ	بکثرت	تاکہ تم	فلاح پاؤ	

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَاَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَلَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا
اور اطاعت کرو	اللہ	اور اسکا رسول	اور آپس میں جھگڑا نہ کرو	پس بزدل ہو جاؤ گے
وَتَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور جاتی رہے گی	تمہاری ہوا	اور صبر کرو	بیشک	اللہ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ				
صبر کرنے والے ساتھ				

اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا
اور نہ ہو جانا	ان کی طرح	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے

سَبِیْلِ	عَنْ	وَیَصُدُّوْنَ	النَّاسِ	وَرِئَآءَ
راستہ	سے	اور روکتے	لوگ	اور دکھاوا
مُحِیْطٌ	یَعْمَلُوْنَ	بِمَا	وَاللّٰہُ	اللّٰہِ
احاطہ کئے ہوئے	وہ کرتے ہیں	سے جو	اور اللہ	اللہ

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾

وَقَالَ	اَعْمَالَهُمْ	الشَّیْطٰنُ	لَهُمُ	زَیَّنَ	وَاِذْ
اور کہا	اُن کے کام	شیطان	اُن کیلئے	خوشنما کر دیا	اور جب
وَاِنِّیْ	النَّاسِ	مِنَ	الْیَوْمَ	لَكُمُ	لَا غَالِبَ
اور بیشک میں	لوگ	سے	آج	تمہارے لئے (تم پر)	کوئی غالب نہیں
نَكَصَ	الْفِئَتٰنِ	تَرَآءَتِ	فَلَمَّا	لَّكُمْ	جَارٌ
اُلٹا پھر گیا وہ	دونوں لشکر	آمنے سامنے	پھر جب	تمہارا	رفیق
مِّنْكُمْ	بَرِیْٓءٌ	اِنِّیْ	وَقَالَ	عَقِبَیْهِ	عَلٰی
تم سے	جدا، لاتعلق	بیشک میں	اور بولا	اپنی ایڑیاں	پر

آخَافُ	اِنِّیۡٓ	لَا تَرَوۡنَ	مَا	آرٰی	اِنِّیۡٓ
ڈرتا ہوں	میں بیشک	تم نہیں دیکھتے	جو	دیکھتا ہوں	میں بیشک
		الۡعِقَابِ	شَدِیۡدُ	وَاللّٰهُ	اللّٰهَ
		عذاب	سخت	اور اللہ	اللہ

اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔ اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیۡبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

فَاثۡبُتُوۡا	تو ثابت قدم رہو۔
فَتَفۡشَلُوۡا	پس تم ہمت ہار جاؤ گے۔
بَطَرًا	اتراتے ہوئے۔
جَارٌ	معاون وحمایتی۔
تَرَآءَتِ	آمنے سامنے ہوئے۔
نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیۡهِ	وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا۔

سوال نمبر 1 : کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا (۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا

(۳) اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔ (۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔

(۵) ہمت نہ ہارنا۔ (۶) پیٹھ نہ پھیرنا۔

سوال نمبر 2: غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردِعمل کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر میں شیطان کا ردِ عمل:

شیطان نے کفار مکہ کو جنگ بدر میں یہ کہا کہ آج کے دِن میں تمہارے ساتھ ہوں اِس لئے آج تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جب دونوں فوجیں یعنی حق و باطل آمنے سامنے ہوئے تو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوتے دیکھے تو اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے اِس لئے مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر لگ رہا ہے اور میدانِ جنگ سے بھاگ گیا۔

سوال نمبر 3 :   مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

(ب) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

(ج) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔

جواب: (الف) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ترجمہ: مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

مفہوم: کفار کے ساتھ مقابلہ کی صورت میں مسلمانوں کو جرات اور جوانمردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ کامیابی انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو تکالیف اور مصائب کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔ اللہ کے ذکر ہی دراصل دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جو جہاد کے لئے سب سے بڑے ہتھیار کے طور پر جمع کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا جہاد کے دوران یہی (ثابت قدم اور اللہ کا ذکر) سب سے بڑا ہتھیار تھا۔

(ب) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

ترجمہ: اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

مفہوم: اس آیت میں مذکور ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت کریں آپس میں جھگڑے کی بجائے قوت برداشت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کریں۔ تو یقیناً کامیابی اور کامرانی ان کا مقدر رہے گی کیونکہ اللہ کی تائید و نصرت صرف انہی کے حصے میں آتی ہے جو اطاعت امیر کے ساتھ ساتھ مکمل اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(ج) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

مفہوم: ابوجہل کی قیادت میں لشکر کفار بڑی دھوم دھام اور خود تکبر کے ساتھ مکہ سے نکلا تھا تاکہ مسلمان ان کے رعب میں آ جائیں اور دیگر قبائل پر بھی ان کا دبدبہ بیٹھ جائے۔ لیکن اللہ کی قدرت کے ان کا غرور خاک میں مل گیا اور انہیں عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اسی لئے مسلمانوں کو خاص طور تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ کفار کی طرح خود تکبر اور خود نمائش نہ کریں کیونکہ ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔

- اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَاۤءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۴۹﴾

اِذْ	یَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ
جب	کہنے لگے	منافق (جمع)	اور	وہ جو کہ	ان کے دلوں میں
مَّرَضٌ	غَرَّ	هٰۤؤُلَاۤءِ	دِیْنُهُمْ	وَمَنْ	یَّتَوَكَّلْ
مرض	مغرور کر دیا	انہیں	اُن کا دین	اور جو	بھروسہ کرے
عَلَى اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ	
اللہ پر	تو بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا	

اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے تو خدا غالب حکمت والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾

وَلَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	یَتَوَفَّى	الَّذِیْنَ كَفَرُوا	الْمَلٰٓىِٕكَةُ
اور اگر	تو دیکھے	جب	جان نکالتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	فرشتے

يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ	وَاَدْبَارَهُمْ	وَذُوْقُوْا	عَذَابَ	الْحَرِيْقِ
مارتے ہیں	ان کے چہرے	اور اُن کی پیٹھ (جمع)	اور چکھو	عذاب	بھڑکتا ہوا (دوزخ)

اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو۔ جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں) کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾

ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ
یہ	بدلہ جو	آگے بھیجے	تمہارے ہاتھ	اور یہ کہ	اللہ
لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ			
نہیں	ظلم کرنے والا	بندوں پر			

یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

كَدَاْبِ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَفَرُوْا
جیسا کہ دستور	فرعون والے	اور جو لوگ	ان سے پہلے	انہوں نے انکار کیا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	اِنَّ اللّٰهَ
اللہ کی آیتوں کا	تو انہیں پکڑا	اللہ	ان کے گناہوں پر	بیشک اللہ

قَوِیٌّ	شَدِیْدُ	الْعِقَابِ		
قوت والا	سخت	عذاب		

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا کہ) انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔ بے شک خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	لَمْ يَكُ	مُغَيِّرًا	نِّعْمَةً
یہ	اس لئے	کہ اللہ	نہیں ہے	بدلنے والا	کوئی نعمت
اَنْعَمَهَا	عَلٰى قَوْمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ
اسے دی	کسی قوم کو	جب تک	وہ بدلیں	جو	ان کے دلوں میں
وَاَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ		
اور یہ کہ	اللہ	سننے والا	جاننے والا		

یہ اس لیے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا۔ اور اس لیے کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

كَدَاْبِ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا
جیسا کہ دستور	آل فرعون	اور	وہ لوگ جو	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا
بِاٰيٰتِ	رَبِّهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَاَغْرَقْنَآ	اٰلَ فِرْعَوْنَ
آیتوں کو	اپنا رب	تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا	انکے گناہوں کے سبب	اور ہم نے غرق کر دیا	آل فرعون
وَكُلٌّ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ			
اور سب	تھے	ظالم			

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَآبِّ	عِنْدَ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
بیشک	بدترین	جانور (جمع)	اللہ کے نزدیک	وہ جنھوں نے	کفر کیا
فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ				
سو وہ	ایمان نہیں لاتے				

جانداروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾

الَّذِينَ	عَاهَدتَّ	مِنْهُمْ	ثُمَّ	يَنقُضُونَ	عَهْدَهُمْ
وہ لوگ جو	تم نے معاہدہ کیا	ان سے	پھر	توڑ دیتے ہیں	اپنا معاہدہ
فِي	كُلِّ مَرَّةٍ	وَهُمْ	لَا يَتَّقُونَ		
میں	ہر بار	اور وہ	ڈرتے نہیں		

جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

فَإِمَّا	تَثْقَفَنَّهُمْ	فِي الْحَرْبِ	فَشَرِّدْ	بِهِم	مَّنْ
پس اگر	تم انہیں پاؤ	جنگ میں	تو بھگا دو	ان کے ذریعہ	جو
خَلْفَهُمْ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُونَ			
ان کے پیچھے	عجب نہیں کہ وہ	عبرت پکڑیں			

اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾

وَإِمَّا	تَخَافَنَّ	مِن	قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانبِذْ
اور اگر	تمہیں خوف ہو	سے	کسی قوم	خیانت (دغابازی)	تو پھینک دو

اِلَيْهِمْ	عَلٰى	سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ
ان کی طرف	پر	برابری	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا
الْخَآئِنِيْنَ					
دغاباز (جمع)					

اور اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

غَرَّ	خبط میں ڈالا۔
عَذَابَ الْحَرِيْقِ	جلنے کا عذاب۔
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا	وہ بدلنے والا نہیں۔
كَدَاْبِ	جیسے عادت، طریقہ۔
تَثْقَفَنَّ	تم پاؤ۔
شَرِّدْ	بھگا دو۔
فَانْبِذْ	پس پھینک دو۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ انفال کی آیات میں مسلمانوں کی جہاد کے لئے تیاریاں دیکھ کر منافقین نے کیا تبصرہ کیا؟

جواب: ترجمہ: مسلمانوں کی جہاد کی تیاریوں کو دیکھ منافقین اور کافر (جن کے دلوں میں مرض تھا) کہنے لگے کہ مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور ان کا انجام فرعون اور ان سے پہلے لوگوں جیسا ہوا اور وہ عذاب جہنم کے مستحق قرار پائے۔

سوال نمبر2: کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا ہدایات دیں؟

جواب: کفار کی جانب سے عہد شکنی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں عبرت ناک سزا دو تاکہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کے انجام کو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ ان کفار کو اس سے عبرت حاصل ہو۔

سوال نمبر3: سورۃ الانفال میں فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

جواب: فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب:

فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب قرآن یہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اس کے رسولوں اور انبیاء کو جھٹلاتے تھے۔ گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ وہ اپنی قوم کے لڑکوں کو قتل کرکے ظلم کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 4 : مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۵۱﴾

جواب: ترجمہ: اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے منہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں کہ اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

مفہوم: ہر جاندار پر بالآخر موت آنی ہے اور جان لئے جانے کا عمل ہر ذی روح کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن کفار کو عذاب خاص سے موت کے وقت دوچار کیا جائے گا۔ ان کی جان نکالتے وقت فرشتے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر کوڑے برساتے ہیں اور اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ تو موت کے وقت کیفیت ہے ابھی آئندہ تمہیں آگ کا مزا چکھنا ہے۔ یہ سب تمہارے کرتوتوں کی سزا ہے ورنہ اللہ عام حالات میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۵۹ تا ۶۴)

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

سوال نمبر 4 : مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾

جواب: ترجمہ: اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے منہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں کہ اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

مفہوم: ہر جاندار پر بالآخر موت آنی ہے اور جان لئے جانے کا عمل ہر ذی روح کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن کفار کو عذاب خاص سے موت کے وقت دوچار کیا جائے گا۔ ان کی جان نکالتے وقت فرشتے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر کوڑے برساتے ہیں اور اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ تو موت کے وقت کیفیت ہے ابھی آئندہ تمہیں آگ کا مزا چکھنا ہے۔ یہ سب تمہارے کرتوتوں کی سزا ہے ورنہ اللہ عام حالات میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۵۹ تا ۶۴)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

لَا يُعْجِزُوْنَ	اِنَّهُمْ	سَبَقُوْا	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	وَلَا يَحْسَبَنَّ
وہ عاجز نہ کرسکیں گے	بیشک وہ	وہ بھاگ نکلے	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	اور ہرگز خیال نہ کریں

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

قُوَّةٍ	مِّنْ	اسْتَطَعْتُمْ	مَّا	لَهُمْ	وَاَعِدُّوْا
قوت	سے	تم سے ہو سکے	جو	ان کے لیے	اور تیار رکھو
عَدُوَّ اللّٰهِ	بِهٖ	تُرْهِبُوْنَ	رِّبَاطِ الْخَيْلِ	مِنْ	وَّ
اللہ کے دشمن	اس سے	دھاک بٹھاؤ تم	پلے ہوئے گھوڑے	سے	اور
اَللّٰهُ	لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ	دُوْنِهِمْ	مِنْ	وَاٰخَرِيْنَ	وَعَدُوَّكُمْ
اللہ	تم انہیں نہیں جانتے	ان کے سوا	سے	اور دوسرے	اور تمہارے دشمن
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ		مِنْ شَيْءٍ	تُنْفِقُوْا	وَمَا	يَعْلَمُهُمْ
میں اللہ کا راستہ		کچھ	تم خرچ کرو گے	اور جو	جانتا ہے انہیں

يُوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَاَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ
پورا پورا دیا جائے گا	تمہیں	اور تم	تمہارا نقصان نہ کیا جائے گا

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

وَاِنْ	جَنَحُوْا	لِلسَّلْمِ	فَاجْنَحْ	لَهَا	وَ
اور اگر	وہ جھکیں	صلح کیطرف	تو صلح کر لو	اسکی طرف	اور
تَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ
بھروسہ رکھو	پر	اللہ	بیشک	وہ	سننے والا
الْعَلِيْمُ					
جاننے والا					

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

وَاِنْ	يُّرِيْدُوْٓا	اَنْ يَّخْدَعُوْكَ	فَاِنَّ	حَسْبَكَ
اور اگر	وہ چاہیں	کہ تمہیں دھوکہ دیں	تو بیشک	تمہارے لیے کافی

اللّٰهُ	هُوَ	الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ	بِنَصْرِهٖ	وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ
اللہ	وہ	جس نے تمہیں زور دیا	اپنی مدد سے	اور مسلمانوں سے

اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔

وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾

وَاَلَّفَ	بَیْنَ	قُلُوْبِهِمْ	لَوْ	اَنْفَقْتَ	مَا
اور اُلفت ڈال دی	درمیان میں	ان کے دل	اگر	تم خرچ کرتے	جو
فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	مَّاۤ	اَلَّفْتَ	بَیْنَ	قُلُوْبِهِمْ
زمین میں	سب کچھ	نہ	اُلفت ڈال سکتے	میں	اُن کے دل
وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	اَلَّفَ	بَیْنَهُمْ	اِنَّهٗ	عَزِیْزٌ
اور لیکن	اللہ	اُلفت	انکے درمیان	بیشک وہ	غالب
حَكِیْمٌ					
حکمت والا					

اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللّٰهُ
اے	نبیؐ	کافی ہے تمہیں	اللہ
وَمَنِ	اتَّبَعَكَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
اور جو	تمہارے پیرو ہیں	سے	مومن (جمع)

اے نبی! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اَعِدُّوْا	تیار کرو۔
لَا يُعْجِزُوْنَ	وہ تھکا نہیں سکتے، ہرا نہیں سکتے، وہ عاجز نہیں کر سکتے۔
يُوَفَّ	پورا کیا جائے گا۔
جَنَحُوْا	وہ مائل ہوئے۔
لِلسَّلْمِ	صلح کے لئے۔
اَيَّدَ	اس نے تائید کی۔
حَسْبُكَ اللّٰهُ	تجھ کو کافی ہے اللہ۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: جہاد کی تیاری کا حکم:

سورۃ الانفال میں جہاد کی تیاری کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو فوج کی جمعیت سے طاقت سے اور نشان زدہ گھوڑوں کے تیار رکھنے سے کفار کے مقابلے کیلئے تیار رہو کیونکہ اِس تیاری سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے اور اِن کے علاوہ اور دشمن جن کو تم اللہ جانتا ہے ان پر تمہارا رعب اور دبدبہ اور دھاک بیٹھی رہے گی۔

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔

(ب) هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔

(ج) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

جواب: (الف) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔

ترجمہ: اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مقرر رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔

مفہوم: اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنی فوج اور سامان جنگ ہر وقت تیار رکھنا چاہیے اس آیت میں مجاہدین کی جماعت اور گھوڑے تیار رکھنے کا حکم دیا گیا ہے آپ کے مبارک دور میں گھڑ سواری، شمشیر زنی اور تیر اندازی کو سامان جہاد سمجھا جاتا تھا اور یہ سب دشمن پر رعب و دبدبہ قائم کرنے کے لیے ضروری تھا، تاکہ دشمن مسلمانوں کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھنے کی جرات نہ کر سکے۔

(ب) هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔

جواب۔ ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جماعت) سے تقویت بخشی اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔

مفہوم: اسلام کے قبل باہمی جنگ و جدل کا بازار گرم رہتا تھا۔ ہر شخص دوسرے شخص کی جان کے درپے تھا لیکن اللہ کی خصوصی مہربانی سے روایتی حریف آپس میں بھائی بھائی جن گئے اور اللہ نے حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ محبت ان کے دلوں میں ڈال دی۔ مومنین کے قلوب کا یوں پلٹنا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ ورنہ روئے زمین کی ساری دولت خرچ کر کے بھی یہ مقصد حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔

(ج) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

جواب ترجمہ: اے نبی خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔

مفہوم: اس آیت مبارکہ کے ذریعے حضور اکرم ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کا حوصلہ بڑھایا گیا ہے قریش مکہ، یہودان مدینہ اور منافقین مدینہ آپ کے دشمن بن گئے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں رب نے آپ کو تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مدد میں اکیلا ہی کافی ہوں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۶۵ تا ۶۹)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى	الْقِتَالِ
اے	نبیؐ	ترغیب دو	مومن	پر	جہاد
اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا
اگر	ہوں	تم میں سے	بیس (۲۰)	صبر والے	غالب آئیں گے
مِائَتَيْنِ	وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا
دوسو (۲۰۰)	اور اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو	وہ غالب آئیں گے

مفہوم: اس آیت مبارکہ کے ذریعے حضور اکرم ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کا حوصلہ بڑھایا گیا ہے قریش مکہ، یہودان مدینہ اور منافقین مدینہ آپ کے دشمن بن گئے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں رب نے آپ کو تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مدد میں اکیلا ہی کافی ہوں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۶۵ تا ۶۹)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِۚ وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	عَلَى	الْقِتَالِ
اے	نبیؐ	ترغیب دو	مومن	پر	جہاد
اِنْ	یَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	یَغْلِبُوْا
اگر	ہوں	تم میں سے	بیس (۲۰)	صبر والے	غالب آئیں گے
مِائَتَیْنِ	وَاِنْ	یَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	یَّغْلِبُوْۤا
دو سو (۲۰۰)	اور اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو	وہ غالب آئیں گے

اَلْفًا	مِّنَ	الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَفْقَهُوْنَ
ایک ہزار	سے	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر)	اس لیے کہ وہ	قوم	سمجھ نہیں رکھتے

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اور اگر تم بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۶۶﴾

اَلْـٰٔنَ	خَفَّفَ	اللّٰهُ	عَنْكُمْ	وَعَلِمَ	اَنَّ
اب	تخفیف کر دی	اللہ	تم سے	اور معلوم کر لیا	کہ
فِیْكُمْ	ضَعْفًا	فَاِنْ	یَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ
تم میں	کمزوری	پس اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو
صَابِرَةٌ	یَّغْلِبُوْا	مِائَتَیْنِ	وَاِنْ	یَّكُنْ	مِّنْكُمْ
صبر والے	وہ غالب آئیں گے	دو سو	اور اگر	ہوں	تم میں سے
اَلْفٌ	یَّغْلِبُوْۤا	اَلْفَیْنِ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ
ایک ہزار	وہ غالب رہیں گے	دو ہزار	حکم سے	اللہ	اور اللہ
مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ				
ساتھ	صبر والے				

اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭتُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭوَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾

مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗ	اَسْرٰى
نہیں ہے	کسی نبی کے لیے	کہ	ہوں	اس کے	قیدی
حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِي	الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ	عَرَضَ
جب تک	خونریزی کرلے	میں	زمین	تم چاہتے ہو	مال
الدُّنْيَا	وَاللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ
دنیا	اور اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور اللہ	غالب
حَكِيْمٌ					
حکمت والا					

پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

لَوْ	لَا	كِتٰبٌ	مِّنَ اللّٰهِ	سَبَقَ
اگر	نہ	لکھا ہوا	اللہ سے	پہلے ہی

لَمَسَّكُمْ	فِيْمَا	اَخَذْتُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
تمہیں پہنچتا	اس میں جو	تم نے لیا	عذاب	بڑا

اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۶۹)

فَكُلُوْا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّاتَّقُوا
پس کھاؤ	اس سے جو	تمہیں غنیمت میں ملا	حلال	پاک	اور ڈرو
اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	
اللہ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان	

تو جو مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب رہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

حَرِّضِ	شوق دلاؤ، ابھارو۔
اَسْرٰى	قیدی۔
يُثْخِنَ	وہ خوں ریزی کرے۔ کچل ڈالے۔
عَرَضَ الدُّنْيَا	دنیا کے فائدے۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لئے کیا ترغیب دی؟

جواب: جہاد کی ترغیب:

ترجمہ: اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہونگے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ

جواب: ترجمہ: پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہادے تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔

مفہوم: حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پر محض صلہ رحمی اور رحمدلی کی بنیاد پر جنگ بدر کے قیدیوں کو فدیے کے بدلے رہا کر دیا بعض نو وارد مسلمان مال فائدے کو ترجیح دیتے تھے لہذا اس آیت میں سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کفار کو دنیاوی فائدے کے آزاد کرنے کو

پسندیدہ چغل قرار دیا گیا۔ اسلام کے فروغ کے لئے کفار کا سر کچل دینا زیادہ ضروری ہے دنیاوی فائدہ عارضی جبکہ اللہ تمہیں آخرت میں کامیاب وکامران دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ج) ا

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۷۰ تا ۷۵)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۷۰

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِيْٓ	اَيْدِيْكُمْ
اے	نبی	کہہ دیں	ان سے جو	میں	تمہارے لیے
مِّنَ	الْاَسْرٰٓى	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِيْ
سے	قیدی	اگر	معلوم کرلے گا	اللہ	میں
قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّآ	اُخِذَ
تمہارے دل	کوئی بھلائی	تمہیں دے گا	بہتر	اس سے جو	لیا گیا
مِنْكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
تم سے	اور بخش دے گا	تمہیں	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

پسندیدہ عمل قرار دیا گیا۔ اسلام کے فروغ کے لئے کفار کا سر کچل دینا زیادہ ضروری ہے دنیاوی فائدہ عارضی جبکہ اللہ تمھیں آخرت میں کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ج) ۱

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۷۰ تا ۷۵)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۷۰

یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِیْۤ	اَیْدِیْكُمْ
اے	نبی	کہہ دیں	ان سے جو	میں	تمہارے لیے
مِّنَ	الْاَسْرٰۤى	اِنْ	یَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِیْ
سے	قیدی	اگر	معلوم کر لے گا	اللہ	میں
قُلُوْبِكُمْ	خَیْرًا	یُّؤْتِكُمْ	خَیْرًا	مِّمَّاۤ	اُخِذَ
تمہارے دل	کوئی بھلائی	تمہیں دے گا	بہتر	اس سے جو	لیا گیا
مِنْكُمْ	وَ یَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ
تم سے	اور بخش دے گا	تمہیں	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۷۱﴾

وَاِنْ	یُّرِیْدُوْا	خِیَانَتَكَ	فَقَدْ	خَانُوا اللّٰهَ
اور اگر	وہ ارادہ کریں	آپ سے خیانت کرنے کا	تو	انہوں نے اللہ سے خیانت کی
مِنْ قَبْلُ	فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ
پہلے بھی	قبضہ دے دیا اس نے ان پر	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا ہے

اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی خدا سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو (تمہارے) قبضے میں کر دیا۔ اور خدا دانا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ
جو لوگ ایمان لائے	اور ہجرت کی	اور جنہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں کے ساتھ	اور اپنی جانوں سے
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّنَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ
اللہ کی راہ میں	اور وہ جنہوں نے	جگہ دی	اور ان کی مدد کی	یہی لوگ
بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
ایک دوسرے کے	رفیق ہیں	کچھ	اور جو ایمان لے آئے	ہجرت نہیں کی
مَا لَكُمْ	مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ	مِّنْ شَيْءٍ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا
نہیں ہے تمہارے لیے	ان کی رفاقت سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ	وہ ہجرت کریں
وَاِنِ	اسْتَنْصَرُوْكُمْ	فِي الدِّيْنِ	فَعَلَيْكُمُ	النَّصْرُ
اور اگر	مدد مانگیں تم سے	دین کے معاملہ میں	تو تم پر لازم ہے	مدد کرنا
اِلَّا	عَلٰى قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ

مگر	اس قوم کے خلاف نہیں	تمہارے درمیان	اور ان کے درمیان	معاہدہ
وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	
اور اللہ	جو	تم کرتے ہو	اسے دیکھتا ہے	

جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے وہ اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت سے کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہو گی۔ مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہیئے) اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾

وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	اِلَّا
اور وہ	جو لوگ کافر ہیں	بعض رفیق ہیں	بعض کے	اگر نہ
تَفْعَلُوْهُ	تَكُنْ	فِتْنَةٌ	فِي الْاَرْضِ	وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ
کیا تم نے	تو پیدا ہو گا	فتنہ	زمین میں	اور بڑا فساد

اور جو لوگ کافر ہیں (وہ بھی) ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ تو (مومنو) اگر تم یہ (کام) نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	اور جنہوں نے ہجرت کی	اور جنہوں نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اور وہ جنہوں نے
اٰوَوْا	وَّنَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ
جگہ دی	اور مدد کی	وہی	وہ	مومن
حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِيْمٌ
سچے	ان کے لیے ہے	بخشش	اور رزق	عزت والا

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	مَعَكُمْ
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	بعد میں	اور ہجرت کی	اور جہاد کیا	تمہارے ساتھ ہو کر

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ	وَاُولُوا الْاَرْحَامِ	مِنْكُمْ	فَاُولٰٓئِكَ
اللہ کی کتاب میں	ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں	اور رشتہ دار	تم میں سے ہیں	تو وہ بھی
	عَلِيْمٌ	شَيْءٍ	بِكُلِّ	اِنَّ اللّٰهَ
	جاننے والا ہے	چیز کو	ہر	بے شک اللہ

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں اور رشتہ دار خدا کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اُولُوا الْاَرْحَامِ	خون کے رشتہ دار۔
اٰوَوْا	جگہ دی، پناہ دی۔
اسْتَنْصَرُوْ	انہوں نے مدد چاہی۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: **قیدیوں کے بارے میں حکم:** سورۃ انفال میں قیدیوں کے بارے میں ارشاد ہے:۔

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ آیات حضرت عباسؓ کے بارے نازل ہوئیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟

جواب: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنیوالوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ اور رشتہ دار خدا کے حکم کے رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم لکھیے؟

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

جواب: ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

مفہوم: جن لوگوں نے اللہ کے لئے اپنا وطن چھوڑا اور اس کی راہ میں جہاد کیا، انہیں اس آیت میں سچے مومن کہا گیا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی دل و جان سے مدد کی وہ بھی سچے مومن قرار پائے۔ اصحاب رسول ﷺ دو گروہوں پر مشتمل تھے۔ مہاجرین و انصار اللہ نے اپنی کلام کے ذریعے دونوں کو ہی سچے مومن قرار دے کر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: دیئے گئے الفاظ میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) سورۃ انفال میں کس غزوہ کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) بدر ✓ (ب) اُحد
(ج) تبوک (د) موتہ

(2) انفال کے کیا معنیٰ ہیں؟

(الف) مال و دولت (ب) مال غنیمت ✓
(ج) سامانِ جنگ (د) لوٹا ہوا مال

(3) اِسْتَجِیْبُوْا سے کیا مراد ہے؟

(الف) ڈٹ کر مقابلہ کرو (ب) پکار کا جواب دو ✓
(ج) درخواست کرو (د) دعا مانگو

اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ

مِنْ هُدَی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (مالِ غنیمت)

تعارف

قرآن مجید کی آٹھویں سورۃ ہے جس میں 75 آیات اور 10 رکوع ہیں۔ یہ سورۃ مدنی سورۃ ہے اور دو ہجری میں جنگ بدر کے بعد نازل ہوئی اور اس میں اسلام و کفر کی اس پہلی جنگ پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

شانِ نزول

مال غنیمت:

سورۃ انفال میں اسلام و کفر کی پہلی جنگ جنگِ بدر پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ جنگ بدر کے مسائل جو کے مال غنیمت کی تقسیم سے مسلمانوں میں پیدا ہوئے تھے ان کا حل بھی بتلایا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ:۔

(اے محمد ﷺ! مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ (کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

مومنین کی صفات:

سورۃ انفال کی بعض آیات میں مومنین کی صفات بیان کی گئیں ہیں اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا بھی ذکر کیا ہے۔

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں)

خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے درجے) اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ موقع یاد کرو جبکہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے جواب میں اس نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہاہوں۔ یہ بات اللہ نے تمہیں صرف اس لیے بتادی کہ تمہیں خوشخبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، یقیناً اللہ زبردست اور داناہے۔"

"اور وہ وقت جبکہ تمہارارب فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو، میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رُعب ڈالے دیتاہوں، پس تم ان کی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ"۔

مسلمانوں پر برش کا برسنا:

اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی اور ان پر بارش برسائی:۔ اور وہ وقت جبکہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست دُور کرے اور تمہاری ہمت بندھائے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے قدم جمادے

رسول اکرم ﷺ کا کفار پر کنکریاں پھینکنا:

جنگ بدر میں آپ ﷺ نے کفار پر مٹھی بھر کنکریاں پھینکی اس واقعہ کا زکر سورۃ انفال میں اس طرح ہے:۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا (اور مومنوں کے ہاتھ جو اِس کام میں استعمال کیے گئے) تو یہ اس

لیے تھا کہ اللہ مومنوں کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزار دے، یقیناً اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کی اطاعت:

اے ایمان والو، اللہ اور اُس کے رسُول ﷺ کی اطاعت کرو اور حکم سُننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔ اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسُول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے، اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔

اور اللہ اور اس کے رسُول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خیانت کی ممانعت:

اے ایمان والو، جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی اما نتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو۔

مسجد حرام کے متولی:

اب کیوں نہ اللہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ وہ مسجد حرام کا راستہ روک رہے ہیں، حالانکہ وہ اس مسجد کے جائز متولی نہیں ہیں اس کے جائز متولی تو صرف اہلِ تقویٰ ہی ہو سکتے ہیں مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

کفار مکہ کی شرارتیں:

بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی نماز کیا ہوتی ہے، بس سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں پس اب لو، اِس عذاب کا مزہ چکھو اپنے اُس انکارِ حق کی پاداش میں جو تم کرتے رہے ہو۔

جہاد کی ترغیب:

اے ایمان والو، ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے پھر اگر وہ فتنہ سے رُک جائیں تو ان کے اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے۔

اللہ مسلمانوں کا حامی و مددگار ہے:

اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے اور وہ بہترین حامی و مددگار ہے۔

کفار مکہ اور آل فرعون کا انجام:

سورۃ انفال میں اللہ نے فرمایا کی کفار مکہ کا طرز عمل آل فرعون جیسا ہے:۔

یہ معاملہ ان کے ساتھ اسی طرح پیش آیا جس طرح آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ پیش آتا رہا ہے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اللہ قوت رکھتا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے۔ آلِ فرعون اور ان سے پہلے کی قوموں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا وہ اِسی ضابطہ کے مطابق تھا انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا تب ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں ہلاک کیا اور آل فرعون کو غرق کر دیا یہ سب ظالم لوگ تھے۔

شَرَّ الدَّوَابِّ:

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں۔

ہجرت کرنے والے ایک دوسرے کے دوست:

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال کھپائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی، وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی ہیں رہے وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت کر کے (دار الاسلام میں)

آنہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

کافروں کے لیے عذاب کی خوشخبری:

سورۃ انفال کی آخری آیات میں مسلمانوں کو نماز قائم کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حکم کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے وعید بھی سنائی گئی ہے۔ کافروں کے لیے سخت عذاب کی خوشخبری ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۱ تا ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ
آپ سے دریافت کرتے ہیں	سے (بارے میں)	غنیمت	کہہ دیں	غنیمت	اللہ کیلئے

آنہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آ جائیں ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

کافروں کے لیے عذاب کی خوشخبری:

سورۃ انفال کی آخری آیات میں مسلمانوں کو نماز قائم کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حکم کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے وعید بھی سنائی گئی ہے۔ کافروں کے لیے سخت عذاب کی خوشخبری ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۱ تا ۱۰)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ
آپ سے دریافت کرتے ہیں	سے (بارے میں)	غنیمت	کہہ دیں	غنیمت	اللہ کیلئے

وَالرَّسُوْلِ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَصْلِحُوْا	ذَاتَ	بَیْنِکُمْ
اور رسول	پس ڈر	اللہ	اور درست کرو	اپنے تئیں	آپس میں
وَاَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ
اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اگر	تم ہو	مومن ﴿جمع﴾

(اے محمد ﷺ! مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ (کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾

اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	اِذَا	ذُكِرَ اللّٰهُ	وَجِلَتْ
درحقیقت	مومن ﴿جمع﴾	وہ لوگ	جب	ذکر کیا جائے اللہ	ڈر جائیں
قُلُوْبُهُمْ	وَاِذَا	تُلِیَتْ	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ
ان کے دل	اور جب	پڑھی جائیں	اُن پر	اُسکی آیات	وہ زیادہ کریں
اِیْمَانًا	وَّعَلٰى رَبِّهِمْ		یَتَوَكَّلُوْنَ		
ایمان	اور وہ اپنے رب پر		بھروسہ کرتے ہیں۔		

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور اس سے جو	ہم نے انھیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

(اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	دَرَجٰتٌ
یہی لوگ	وہ	مومن (جمع)	سچے	ان کے لئے	درجے
عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَمَغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِيْمٌ	
پاس	ان کا رب	اور بخشش	اور رزق	عزت والی	

یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے پاس (بڑے بڑے درجے) اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵

كَمَآ	اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْ	بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ
جیسا کہ	نکالا آپ کو	آپ کا رب	سے	آپ کا گھر	حق کے ساتھ

لَكٰرِهُوْنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مِّنَ	فَرِيْقًا	وَاِنَّ
ناخوش	اہلِ ایمان	سے (کا)	ایک جماعت	اور بیشک

(ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسی طرح نکلنا چاہیئے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور (اس وقت) مومنوں ایک جماعت ناخوش تھی۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ⑥

تَبَيَّنَ	مَا	بَعْدَ	الْحَقِّ	فِي	يُجَادِلُوْنَكَ
گویا کہ وہ	وہ ظاہر ہو چکا	بعد	حق	میں	وہ آپ سے جھگڑتے تھے
يَنْظُرُوْنَ	وَهُمْ	الْمَوْتِ	اِلَى	يُسَاقُوْنَ	كَاَنَّمَا
دیکھ رہے ہیں	اور وہ	موت	طرف	ہانکے جارہے ہیں	گویا کہ وہ

وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ⑦

اَنَّهَا	الطَّآئِفَتَيْنِ	اِحْدَى	اللّٰهُ	يَعِدُكُمُ	وَاِذْ
کہ وہ	دو گروہ	ایک کا	اللہ	تمہیں وعدہ دیتا تھا	اور جب
تَكُوْنُ	ذَاتِ الشَّوْكَةِ	غَيْرَ	اَنَّ	وَتَوَدُّوْنَ	لَكُمْ
ہو	کانٹے والا	بغیر	کہ	اور چاہتے تھے	تمہارے لئے

يُحِقَّ	اَنْ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	وَ	لَكُمْ
ثابت کر دے	کہ	اللہ	چاہتا تھا	اور	تمہارے لئے
	الْكٰفِرِيْنَ	دَابِرَ	وَيَقْطَعَ	بِكَلِمٰتِهٖ	الْحَقَّ
	کافر(جمع)	جڑ	اور کاٹ دے	اپنے کلمات سے	حق

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابو سفیان اور ابو جہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا۔ اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے (شان و) شوکت (یعنی بے ہتھیار ہے) وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨﴾

وَلَوْ	الْبَاطِلَ	وَيُبْطِلَ	الْحَقَّ	لِيُحِقَّ
خواہ	باطل	اور باطل ثابت کر دے	حق	تاکہ حق ثابت
			الْمُجْرِمُوْنَ	كَرِهَ
			مجرم (جمع)	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾

اَنِّيْ	لَكُمْ	فَاسْتَجَابَ	رَبَّكُمْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	اِذْ
کہ میں	تمہاری	تو اس نے قبول کر لی	اپنا رب	تم فریاد کرتے تھے	جب

مُمِدُّكُمْ	بِاَلْفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُرْدِفِيْنَ
مدد کروں گا تمہاری	ایک ہزار	سے	فرشتے	ایک دوسرے کے پیچھے

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

وَمَا	جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰی	وَ
اور نہیں	بنایا اسے	اللہ	مگر	خوشخبری	اور
لِتَطْمَىِٕنَّ	بِهٖ	قُلُوْبُكُمْ	وَمَا	النَّصْرُ	اِلَّا
تاکہ مطمئن	اس سے	تمہارے دل	اور نہیں	مدد	مگر
مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
سے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا

اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل سے اطمینان حاصل کریں۔ اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اَلْاَنْفَالُ	مال غنیمت

اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔
وَجِلَتْ	ڈرتے ہیں / ڈر جاتے ہیں۔
كٰرِهُوْنَ	ناگواری محسوس کرنے والے۔
يُسَاقُوْنَ	وہ ہانکے جاتے ہیں۔
اِحْدٰى	ایک (مونث)۔
دَابِرَ	جڑ۔
تَسْتَغِيْثُوْنَ	تم فریاد کرتے ہو۔
مُرْدِفِيْنَ	لگاتار آنے والے۔
غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	بغیر کانٹے کے / بغیر اسلحے اور قوت کے۔

سوال نمبر 1 : سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: مومنوں کی صفات:

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

سوال نمبر2 : سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو گروہوں سے مراد کفارِ مکہ کے دو گروہ ہیں۔

(۱) ابوجہل کا گروہ جو مسلمانوں سے جنگ کے لئے بدر کے مقام پر پہنچا ہوا تھا۔

(۲) دوسرا گروہ ابوسفیان کا تھا جو شام کا مال تجارت لے کر آ رہا تھا۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف)۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ۔

(ب)۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

(ج)۔ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

جواب: (الف)۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ۔

ترجمہ: تم خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔

مفہوم: مومنوں کو تاکید کی گئی ہے کہ انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اپنے لوگوں کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ آپس میں اختلاف نہیں کرنا چاہیے بلکہ مکمل اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کر کے اپنے معاملات درست رکھنے چاہئیں۔

(ب)۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ: اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

مفہوم: اس آیت میں تنبیہ کی گئی کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازمی شرط ہے اور ان کے احکام کی بے چون و چرا بجا آوری کرنی چاہیے یہی سچے ایمان کی علامت ہے۔

(ج)۔ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

ترجمہ: جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

مفہوم: سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ جب قرآن کی آیات اس کے سامنے تلاوت کی جائیں تو اس کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے اور یہ چیز ایمان میں اضافے کا بڑا سبب بنتی ہے انہیں لوگوں کے لئے اللہ نے بلند درجات، بخشش اور عزت کی روزی کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۱۱ تا ۱۹)

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذْ	يُغَشِّيْكُمُ	النُّعَاسَ	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَيُنَزِّلُ
جب	تمہیں ڈھانپ لیا	اُونگھ	تسکین	اس سے	اور اُتارا اس نے
عَلَيْكُمْ	مِّنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	لِّيُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ
تم پر	سے	آسمان	پانی	تا کہ پاک کر دے	اس سے
وَيُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ	الشَّيْطٰنِ	وَلِيَرْبِطَ	عَلٰى
اور دُور کر دے	تم سے	پلیدی (ناپاکی)	شیطان	اور تا کہ باندھ دے (مضبوط)	پر

مفہوم: سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ جب قرآن کی آیات اس کے سامنے تلاوت کی جائیں تو اس کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے اور یہ چیز ایمان میں اضافے کا بڑا سبب بنتی ہے انہیں لوگوں کے لئے اللہ نے بلند درجات، بخشش اور عزت کی روزی کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۱۱ تا ۱۹)

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذْ	يُغَشِّيْكُمُ	النُّعَاسَ	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَيُنَزِّلُ
جب	تمہیں ڈھانپ لیا	اُونگھ	تسکین	اس سے	اور اُتارا اس نے
عَلَيْكُمْ	مِّنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	لِّيُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ
تم پر	سے	آسمان	پانی	تاکہ پاک کردے	اس سے
وَيُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ	الشَّيْطٰنِ	وَلِيَرْبِطَ	عَلٰى
اور دُور کر دے	تم سے	پلیدی (ناپاکی)	شیطان	اور تاکہ باندھ دے (مضبوط)	پر

الْاَقْدَامَ	بِهٖ	وَيُثَبِّتَ	قُلُوْبِكُمْ		
قدم	اس سے	اور جمادے	تمہارے دل		

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسادیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾

اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ	اِلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	اَنِّيْ
جب	وحی بھیجی	تیرا رب	طرف	فرشتے	کہ میں
مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَاُلْقِيْ	فِيْ
تمہارے ساتھ	تم ثابت رکھو	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	عنقریب میں ڈالدوں گا	میں
قُلُوْبِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا	فَوْقَ
دل (جمع)	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	رعب	سو تم ضرب لگادی	اوپر
الْاَعْنَاقِ	وَاضْرِبُوْا	مِنْهُمْ	كُلَّ	بَنَانٍ	
گردنیں	اور ضرب لگاؤ	ان سے (ان کی)	ہر	پور	

جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	شَآقُّوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَ
یہ اسلئے	کہ وہ	مخالف	اللہ	اور اس کا رسول	اور
مَنْ	يُّشَاقِقِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
جو	مخالف ہو گا	اللہ	اور رسول	تو بیشک	اللہ
شَدِيْدُ	الْعِقَابِ				
سخت	عذاب۔مار				

یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ	وَاَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ	النَّارِ
تو تم	پس چکھو	اور یقیناً	کافروں کے لئے	عذاب	دوزخ

یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

لَقِيْتُمُ	اِذَا	اٰمَنُوْٓا	الَّذِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا
تمہاری مڈ بھیڑ ہو	جب	ایمان لائے	جو لوگ	اے
الْاَدْبَارَ	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ	زَحْفًا	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
پیٹھ (جمع)	تو ان سے نہ پھیرو	میدان جنگ	کفر کیا	ان لوگوں سے

اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

مُتَحَرِّفًا	اِلَّا	دُبُرَهٗٓ	يَوْمَىِٕذٍ	يُّوَلِّهِمْ	وَمَنْ
گھات لگاتا ہوا	سوائے	اپنی پیٹھ	اس دن	ان سے پھیرے	اور جو کوئی
فَقَدْ بَآءَ	فِئَةٍ	اِلٰى	مُتَحَيِّزًا	اَوْ	لِّقِتَالٍ
پس وہ لوٹا	اپنی جماعت	طرف	جا ملنے کو	یا	جنگ کے لیے
جَهَنَّمُ	مَاْوٰىهُ	وَ	اللّٰهِ	مِّنَ	بِغَضَبٍ
جہنم	اس کا ٹھکانہ	اور	اللہ	سے	غصہ کے ساتھ
			الْمَصِيْرُ		وَبِئْسَ
			پلٹنے کی جگہ (ٹھکانا)		اور بری

اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ ان سے پیٹھ پھیرے گا تو (سمجھو کہ) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۖ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ	وَ	مَا رَمَيْتَ
سو تم نے نہیں قتل کیا انہیں	بلکہ	اللہ	انہیں قتل کیا	اور	آپ نے نہ پھینکی تھی
اِذْ	رَمَيْتَ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى	وَلِيُبْلِيَ
جب	آپ نے پھینکی	بلکہ	اللہ	پھینکی	اور تاکہ وہ آزمائے
الْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْهُ	بَلَآءً	حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ
مومن (جمع)	اپنی طرف سے	آزمائش	اچھا	بیشک	اللہ
سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ				
سننے والا	جاننے والا				

تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔ اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمالے۔ بے شک خدا سنتا جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ذٰلِكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ	الْكٰفِرِيْنَ
یہ تو ہوا	یہ کہ	اللہ	سست کرنیوالا	مکر۔ داؤ	کافر (جمع)

(بات) یہ (ہے) کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾

اِنْ	تَسْتَفْتِحُوْا	فَقَدْ	جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ	وَاِنْ
اگر	تم فیصلہ چاہتے ہو	تو البتہ	آ گیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور اگر
تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَاِنْ	تَعُوْدُوْا
تم باز آجاؤ	تو وہ	بہتر	تمہارے لئے	اور اگر	پھر کرو گے
نَعُدْ	وَلَنْ	تُغْنِيَ	عَنْكُمْ	فِئَتُكُمْ	شَيْـًٔا
ہم پھر کریں گے	اور ہر گز نہ	کام آئے گا	تمہارے	تمہارا جتھا	کچھ
وَّ	لَوْ كَثُرَتْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
اور	خواہ کثرت ہو	اور بیشک	اللہ	ساتھ	مومن جمع

(کافرو) اگر تم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آچکی۔ (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم بھی پھر تمہیں عذاب کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی۔ اور خدا تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

یُغَشِّی	وہ ڈھانپ دیتا ہے / طاری کر دیتا ہے۔
اَلنُّعَاسَ	اُونگھ۔ غنودگی
رِجْزَ الشَّیْطٰنِ	شیطان کی نجاست
الْاَعْنَاقِ	گردنیں۔
بَنَانٍ	پور پور، جوڑ جوڑ۔
زَحْفًا	لشکر کسی کی صورت میں۔
مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ	جنگی چال کے طور پر۔
مُتَحَيِّزًا اِلٰی فِئَةٍ	کسی فوج سے جاملنے کے لئے۔
رَمَيْتَ	تو نے پھینکا۔
لِيُبْلِيَ	تاکہ وہ آزمائے۔
مُوْهِنُ	کمزور کرنے والا۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1 : سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

جواب: غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ کے انعامات:

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لئے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تا کہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں، میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑادو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔

سوال نمبر2: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا (۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا

(۳) اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔ (۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔

(۵) ہمت نہ ہارنا۔ (٦) پیٹھ نہ پھیرنا

سوال نمبر3: کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب: کفار کو تنبیہ:

اللہ تعالیٰ نے کفار کو جو تنبیہ کی کہ اے کافرو اگر محمد ﷺ پر فتح چاہتے ہو یعنی اگر تم ان کے ساتھ مل کر دیگر اقوام پر فتح چاہتے ہو تو وہ آچکے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ تم محمد ﷺ پر غالب نہیں آسکو گے اِس لئے تم اپنے برے ارادوں اور افعال سے باز آجاؤ اور یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم باز نہیں آؤ گے تو پھر تمہارے لئے عذاب ہے تمہاری کتنی ہی زیادہ تعداد کیوں کہ ہو وہ تمہارے کام نہ آسکے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔

سوال نمبر: 12 مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔

(ب) وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

(ج) وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۔

جواب: (الف): يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

مفہوم: اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کفر و اسلام کی جنگ ہمیشہ جاری رہے گی کافروں کی سرگرمیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں اور اگر مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں تو پھر مسلمان بھی اب کر سکتے ہیں کہ اسلام کی بقا کی جنگ لڑیں موت سے بچنے کے لئے میدان جنگ سے بھاگنا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے لہذا کفار سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے منع کیا گیا ہے۔

(ب)۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

ترجمہ: اور (اے محمد) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

مفہوم: اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے میرے پیارے حبیب میدان بدر میں جب آپ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکی تھیں تو بظاہر تو وہ آپ نے پھینکی تھیں لیکن دراصل وہ خود اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے پھینکی تھیں اور یہ کفار کے چہروں پر لگنے کی وجہ سے ان کے میدان سے بھاگنے کا سبب بنیں۔

(ج)۔ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ۔

ترجمہ: اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

مفہوم: غزوہ بدر کے موقعے پر کفار مکہ کو اپنی تعداد زیادہ ہونے پر گھمنڈ تھا کہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہے اس لیے میدان جنگ میں یہ مٹھی بھر مجاہدین اسلام ان کے مقابلے میں ٹھہر نہ سکیں گے۔ س آیت میں اللہ نے فرمادیا کہ جب اللہ کی تائید اور نصرت مسلمان کے شامل حال ہے تو تمہاری یہ بڑی اکثریت تمہارے کسی کام نہ آئے گی۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝۲۰

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ
اے لوگو جو	ایمان لائے	حکم مانو	اللہ	اور اس کا رسول
وَلَا تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَاَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ	
مت پھرو	اس سے	جبکہ تم	سنتے ہو	

مفہوم: اس آیت ے ں اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے میرے پیارے حبیب میدان بدر میں جب آپ نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکی تھیں تو بظاہر تو وہ آپ نے پھینکی تھیں لیکن دراصل وہ خود اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے پھینکی تھیں اور یہ کفار کے چہروں پر لگنے کی وجہ سے ان کے میدان سے بھاگنے کا سبب بنیں۔

(ج)۔ وَلَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡکُمۡ فِئَتُکُمۡ شَیۡـًٔا وَّلَوۡ کَثُرَتۡ۔

ترجمہ: اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

مفہوم: غزوہ بدر کے موقعے پر کفار مکہ کو اپنی تعداد زیادہ وہن پر گھمنڈ تھا کہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہے اس لیے میدان جنگ میں یہ مٹھی بھر مجاہدین اسلام ان کے مقابلے میں ٹھہر نہ سکیں گے۔ س آیت میں اللہ نے فرمادیا کہ جب اللہ کی تائید اور نصرت مسلمان کے شامل حال ہے تو تمہاری یہ بڑی اکثریت تمہارے کسی کام نہ آئے گی۔

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (ج)

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَال (آیات ۲۰ تا ۲۸)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ۝۲۰

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَطِیۡعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوۡلَهٗ
اے لوگو جو	ایمان لائے	حکم مانو	اللہ	اور اس کا رسول
وَلَا تَوَلَّوۡا	عَنۡهُ	وَاَنۡتُمۡ	تَسۡمَعُوۡنَ	
مت پھرو	اس سے	جبکہ تم	سنتے ہو	

اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾

وَلَا تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	قَالُوا	سَمِعْنَا	وَهُمْ	لَا يَسْمَعُونَ
اور نہ ہو جاؤ	ان لوگوں کی طرح جو	اُنہوں نے کہا	ہم نے سنا	حالانکہ وہ	وہ نہیں سنتے

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے حکم (خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾

إِنَّ	شَرَّ	الدَّوَابِّ	عِنْدَ	اللَّهِ
بیشک	بدترین	جانور (جمع)	نزدیک	اللہ
الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِينَ	لَا يَعْقِلُونَ	
بہرے	گونگے	جو کہ	سمجھتے نہیں	

کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

وَلَوْ	عَلِمَ اللَّهُ	فِيهِمْ	خَيْرًا	لَأَسْمَعَهُمْ	وَلَوْ
اور اگر	جانتا اللہ	ان میں	کوئی بھلائی	تو ضرور سنا دیتا اُن کو	اور اگر
أَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا	وَهُمْ	مُعْرِضُونَ		
انہیں سنا دے	وہ ضرور پھر جائیں	اور وہ	منہ پھیرنے والے		

اور اگر خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اسْتَجِيبُوا	لِلَّهِ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	قبول کر لو	اللہ کا
وَلِلرَّسُولِ	إِذَا	دَعَاكُمْ	لِمَا يُحْيِيكُمْ	وَاعْلَمُوا
اور اس کے رسول کا	جب	وہ بلائیں تمہیں	اس کیلیے جو زندگی بخشے تمہیں	اور جان لو
أَنَّ	اللَّهَ	يَحُولُ	بَيْنَ	الْمَرْءِ
کہ	اللہ	حائل ہو جاتا ہے	درمیان	آدمی
وَقَلْبِهِ	وَ	أَنَّهُ	تُحْشَرُونَ	
اور اس کا دل	اور	یہ کہ	تم اٹھائے جاؤ گے	

مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب کہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾

وَاتَّقُوْا	فِتْنَةً	لَّا تُصِيْبَنَّ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْكُمْ
اور ڈرو تم	وہ فتنہ	نہ پہنچے گا	وہ لوگ جو	انہوں نے ظلم کیا	تم میں سے
خَاصَّةً	وَاعْلَمُوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ
خاص طور پر	اور جان لو	کہ	اللہ	شدید	عذاب

اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

وَ	اذْكُرُوْٓا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِيْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ
اور	اور یاد کرو	جب	تم	تھوڑے	ضعیف (کمزور) سمجھے جاتے تھے
فِي	الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ	يَّتَخَطَّفَكُمُ	النَّاسُ
میں	زمین	تم ڈرتے تھے	کہ	اُچک لے جائیں تمہیں	لوگ
فَاٰوٰىكُمْ	وَاَيَّدَكُمْ	بِنَصْرِهٖ	وَرَزَقَكُمْ	مِّنَ	الطَّيِّبٰتِ
پس ٹھکانہ دیا اس نے	اور تمہیں قوت دی	اپنی مدد سے	اور تمہیں رزق دیا	سے	پاکیزہ چیزیں
لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ				
تاکہ تم	شکرگزار ہو				

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان ومان نہ کر دیں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ	اور رسول
وَتَخُوْنُوْٓا	اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ	
اور نہ خیانت کرو	اپنی امانتیں	جبکہ	تم	جانتے ہو	

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّمَآ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	اَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ
اور جان لو	در حقیقت	تمہارے مال	اور	تمہاری اولاد	بڑی آزمائش
وَّاَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ	
اور یہ کہ	اللہ	پاس	اجر	بڑا	

اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

شَرَّ الدَّوَآبِّ	بدترین قسم کے جانور۔
اِسْتَجِيْبُوْا	حکم مانو، پکار کا جواب دو
يَحُوْلُ	حائل ہوتا ہے۔
مُسْتَضْعَفُوْنَ	مغلوب، بے زور
يَتَخَطَّفَ	وہ اچک لے جائے
لَا تَخُوْنُوا	تم خیانت نہ کرو

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال کی آیات میں شَرَّ الدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شَرَّ الدَّوَآبِّ:

شَرَّ الدَّوَآبِّ سے مراد ہے بدترین جانور یعنی اہل مکہ میں سے کافر اور منافق جانوروں سے بدتر ہیں کیونکہ جانور تو عقل و فہم و فراست ہی نہیں رکھتے جبکہ یہ لوگ فہم و فراست رکھنے کے باوجود راہِ راست کا انکار کرتے ہیں اور جان بوجھ کر اُس کا انکار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ الانفال کی آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ سے خیانت:

سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ سے خیانت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کیا جائے اور اُن میں کوئی کمی بیشی نہ کی جائے۔

رسول ﷺ سے خیانت:

رسول ﷺ کی خیانت سے مراد ہے کہ سنت رسول ﷺ کی پاسداری کی جائے اور آپ ﷺ کے حکم کے خلاف کوئی عمل نہ کیا جائے۔ اور اپنی امانتوں میں خیانت سے مراد یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں انہیں پورا کیا جائے اور جو جنگی راز اور ان کے علاوہ کوئی اور راز ہیں اُن کو فاش اور کھولا نہ جائے۔

سوال نمبر:15 مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف)۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔

(ب)۔ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ۔

(ج)۔ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

(د)۔ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً۔

(ہ)۔ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ۔

جواب: (الف)۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) وہ نہیں سنتے۔

مفہوم: اس سے مراد وہ سننا ہے کہ جس میں جاننے اور قبول کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں یعنی زبان سے کہہ دینا کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ اس سننے کی کیا حیثیت ہے جب دل سے سیدھی اور صاف بات کو بھی قبول نہ کرے۔ منافقین مدینہ کا یہی دستور اور شیوہ تھا کہ حضور کے سامنے زبانی اقرار کرتے لیکن دل سے اس کا انکار کرتے رہے۔ سچے مومن کو منافقین کی طرح نہیں ہونا چاہیے۔

(ب)۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔

ترجمہ: کوئی شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے اور گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

مفہوم: اس میں ان انسانوں کو بدترین کہا گیا ہے جو بظاہر سنتے اور بولتے ہیں لیکن حق بات نہ ان کے منہ سے نکلتی ہے اور نہ ہی اسے سننے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اللہ کے نبی جو سچا دین لائے ہیں سے دل و جان سے سمجھنے اور پھر اسے قبول کرنے کی سرے سے کوشش نہیں کرتے بلاشبہ ایسے لوگ جانداروں سے بدتر شمار کئے جاتے ہیں۔

(ج)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

مفہوم: اس آیت میں حکم ملتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی بجا آوری میں سستی اور دیر بھی نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات انسان نیکی اور بھلائی کا ارادہ کرلیتا ہے لیکن آدمی کے ارادہ کے درمیان رب کی رضا حائل ہو جاتی ہے اور وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے حضور ارشاد فرماتے "اے دلوں کو پھرنے والے (یعنی اللہ پاک) میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ"۔

(د)۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۔

ترجمہ: اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہی لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں گناہ گار ہیں۔

مفہوم: جب اللہ کا عذاب ظالموں پر آن پڑتا ہے تو اس کا شکار وہ لوگ بھی ہو جاتے ہیں جو باوجود طاقت کے اس ظلم کو روکنے کی کوشش نہیں کرتے جس طرح ظلم کرنا ایک جرم سمجھا جاتا ہے اسی طرح ظلم پر رہنا بھی جرم ہے۔ اس لے جب کبھی عذاب آتا ہے تو حسب مرتب سارے کے سارے اس میں شامل ہوتے ہیں۔

(۵)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

مفہوم: مال اور اولاد کی محبت اکثر اوقات انسان کے ایمان میں دخل انداز ہوتی ہے اور اس کے سبب انسان گھاٹے کا شکار ہو کر منافقت، غداری اور بد دیانتی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مال اور اولاد دنیا کی اس امتحان کا اور آخرت میں بھی آزمائش قرار دیا گیا ہے یہ بات مد نظر رہے کہ امانت داری کی جو قیمت رب کے ہاں ہے وہ یہاں دنیا کے مال و اولاد سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۲۹ تا ۳۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ
يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	فرقان	اور دور کر دے گا	تم سے	تمہاری برائیاں

(۵)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

مفہوم: مال اور اولاد کی محبت اکثر اوقات انسان کے ایمان میں دخل انداز ہوتی ہے اور اس کے سبب انسان گھاٹے کا شکار ہو کر منافقت، غداری اور بد دیانتی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مال اور اولاد دنیا کی اس امتحان کا اور آخرت میں بھی آزمائش قرار دیا گیا ہے یہ بات مد نظر رہے کہ امانت داری کی جو قیمت رب کے ہاں ہے وہ یہاں دنیا کے مال و اولاد سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۲۹ تا ۳۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۲۹

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ
يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	فرقان	اور دور کر دے گا	تم سے	تمہاری برائیاں

وَيَغْفِرْ لَكُمْ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ		
اور بخش دے گا تمہیں	اور اللہ	فضل والا	بڑا		

مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے امر فارق پیدا کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) تو وہ تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑا فضل والا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

وَاِذْ	يَمْكُرُ بِكَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِيُثْبِتُوْكَ
اور جب	خفیہ تدبیریں کرتے تھے آپ کے بارے میں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	تمہیں قید کر لیں
اَوْ يَقْتُلُوْكَ	اَوْ يُخْرِجُوْكَ	وَيَمْكُرُوْنَ	وَيَمْكُرُ اللّٰهُ	وَاللّٰهُ
یا قتل کر دیں تمہیں	یا نکال دیں تمہیں	اور وہ خفیہ تدبیریں کرتے تھے	اور خفیہ تدبیریں کرتا ہے اللہ	اور اللہ
خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ			
بہترین	تدبیریں کرنے والا			

اور (اے محمد ﷺ اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا۔ اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣١﴾

وَإِذَا	تُتْلَىٰ	عَلَيْهِمْ	آيَاتُنَا	قَالُوا	قَدْ سَمِعْنَا
اور جب	پڑھی جاتی ہیں	اُن پر	ہماری آیات	وہ کہتے ہیں	البتہ ہم نے سن لیا
لَوْ نَشَاءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ	هَٰذَا	إِنْ	هَٰذَا
اگر ہم چاہیں	کہ ہم کہہ لیں	مثل	اس	نہیں	یہ
إِلَّا	أَسَاطِيرُ	الْأَوَّلِينَ			
مگر (صرف)	قصے کہانیاں	پہلے			

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾

وَإِذْ	قَالُوا	اللَّهُمَّ	إِنْ	كَانَ	هَٰذَا
اور جب	وہ کہنے لگے	اے اللہ	اگر	ہے	یہ
هُوَ الْحَقَّ	مِنْ	عِنْدِكَ	فَأَمْطِرْ	عَلَيْنَا	حِجَارَةً
وہ حق	سے	تیری طرف	تو برسا	ہم پر	پتھر سے
مِنَ	السَّمَاءِ	أَوِ	ائْتِنَا	بِعَذَابٍ	أَلِيمٍ
سے	آسمان	یا	لے آ ہم پر	عذاب	دردناک

اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	وَاَنْتَ	فِيْهِمْ	وَمَا
اور نہیں ہے	اللہ	کہ انہیں عذاب دے	جبکہ آپ	ان میں	اور نہیں
كَانَ	اللّٰهُ	مُعَذِّبَهُمْ	وَهُمْ	يَسْتَغْفِرُوْنَ	
ہے	اللہ	انہیں عذاب دینے والا	جبکہ وہ	بخشش مانگتے ہوں	

اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں سے تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور ایسا نہ تھا کہ وہ بخششیں مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۚ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وَمَا	لَهُمْ	اَلَّا	يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ	وَهُمْ	يَصُدُّوْنَ
اور کیا	انکے لئے (ان میں)	کہ نہ	انہیں عذاب دے اللہ	جبکہ وہ	روکتے ہیں

عَنِ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَمَا	كَانُوْا	اَوْلِيَآءَهٗ	اِنْ
سے	مسجدِ حرام	اور نہیں	وہ ہیں	اس کے متولی	نہیں
اَوْلِيَآؤُهٗ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اس کے متولی	مگر (صرف)	متقی (جمع)	اور لیکن	ان میں سے اکثر	نہیں جانتے

اور (اب) ان کے لیے کون سی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جب کہ وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں۔ لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

وَمَا	كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ	الْبَيْتِ	اِلَّا
اور نہیں	تھی	ان کی نماز	نزدیک	خانہ کعبہ	مگر
مُكَآءً	وَّتَصْدِيَةً	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
سیٹیاں	اور تالیاں	پس چکھو	عذاب	اس کے بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	تاکہ روکیں
عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ
سے	راستہ اللہ کا	سو اب خرچ کریں گے	پھر	ہوگا	اُن پر
حَسْرَةً	ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا
حسرت	پھر	وہ مغلوب ہوں گے	اور	جن لوگوں نے	کفر کیا
اِلٰى	جَهَنَّمَ	يُحْشَرُوْنَ			
طرف	جہنم	اکٹھے کئے جائیں گے			

جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ	وَيَجْعَلَ
تاکہ جدا کر دے	اللہ	گندا	سے	پاک	اور رکھے
الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى	بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ	جَمِيْعًا
گندا	اس کے ایک	پر	دوسرے	پھر ڈھیر کر دے	سب
فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ	جَهَنَّمَ	اُولٰۗىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
پھر ڈال دے اسکو	میں	جہنم	یہی لوگ	وہ	خسارہ پانے والے

تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

يُثْبِتُوْا	وہ قید کر دیں۔
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ	پہلوں کی کہانیاں۔
مُكَاۗءً	سیٹیاں۔
تَصْدِيَةً	تالیاں۔
فَيَرْكُمَهٗ	وہ جمع کرے اسے۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: تقویٰ کے انعامات:

سورۃ الانفال میں تقویٰ کے درج ذیل انعامات بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱) اُن کے دل و دماغ میں ایسی بصیرت پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اچھی بری چیز کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۲) اُن کی کوتاہیاں مٹادی جاتی ہیں۔

(۳) اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سوال نمبر2: وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا:

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں اِس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ آپ کفار کے نرغے میں تھے اور وہ سب کے سب معاذ اللہ آپ کو قید کرنے، قتل کرنے یا ملک بدر کرنے کی سازشیں بنا رہے تھے اُدھر وہ یہ ناپاک چال چل رہے تھے اِدھر اللہ رب العزت آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی حکمت پر مبنی تدبیر کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو بچا کر محفوظ و مامون مدینہ منورہ پہنچایا جائے، اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

سوال نمبر3: کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

جواب: کفار نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا تھا کہ اے اللہ اگر حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات حق پر مبنی ہیں تو ہم پر پتھروں کی بارش برسایا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب نازل

کر دے کفار کی طرف سے یہ مطالبہ اور اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اس طرح کا کوئی عذاب مسلط نہ کیا۔

کفار پر عذاب نازل نہ کرنے کی وجوہات:

اللہ پاک نے اس سورہ مبارکہ میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

نمبر ا۔ اے نبی اللہ کی شان نہیں کہ آپ ﷺ قوم میں موجود ہوں اور اس قوم پر عذاب مسلط کر دیا جائے۔

نمبر ۲۔ جس قوم میں اللہ سے توبہ استغفار کرنے والے موجود ہوں تو اللہ اس قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

(ب) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۔

جواب:

(الف) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم اُن میں تھے انہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

مفہوم: کفار پر نزول عذاب میں دو چیزیں رکاوٹ رہیں ایک ان کے درمیان پیغمبر ﷺ کی موجودگی اور دوسرے استغفار (یعنی بخشش طلب کرنا)۔ کفار کے مطالبے کے باوجود آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ اسی طرح بعض کافروں کا اللہ سے مغفرت اور بخشش طلب کرنا بھی انہیں عذاب سے دور رکھنے کا باعث بنا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی موجودگی اور کفار کی مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب نازل نہ کیا۔

(ب) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ۔

ترجمہ:

جو لوگ کافر ہیں اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

مفہوم:

کفار کی ساری زندگی کی جدوجہد کا صرف حاصل یہ تھا کہ لوگوں کو دین اسلام سے دور رکھا جائے جس کے لئے انہوں نے بے دریغ مال و دولت خرچ کیا۔ اللہ پاک نے پیش گوئی فرمائی کہ ان کا مزید مال خرچ کرنا بھی انہیں فائدہ نہ دے گا بلکہ ان کے لئے موجب افسوس ہوگا۔ آخر میں کفِ افسوس ملیں گے کہ مال بھی گیا اور مغلوب ہونا بھی ان کا مقدر ٹھہرا۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۳۸ تا ۴۴)

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّۃُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۳۸

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	کَفَرُوْٓا	اِنْ	یَّنْتَھُوْا	یُغْفَرْ
کہ دیں	ان سے جو	انہوں نے کفر کیا	اگر	وہ باز آجائیں	معاف کر دیا جائے
لَھُمْ	مَّا	قَدْ سَلَفَ	وَاِنْ	یَّعُوْدُوْا	فَقَدْ
انہیں	جو	گزر چکا	اور اگر	پھر وہی کریں	تو تحقیق
مَضَتْ	سُنَّۃُ	الْاَوَّلِیْنَ			
گزر چکی ہے	سُنّت (روش)	پہلے لوگ			

(اے پیغمبر) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا)۔

وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ۚ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۳۹

وَقَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ
اور اُن سے جنگ کرو	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ	اور ہو جائے	دین
كُلُّهٗ	لِلّٰهِ	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
سب	اللہ کا	پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ
بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ			
جو وہ	وہ کرتے ہیں	دیکھنے والا			

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۴۰

وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَوْلٰىكُمْ
اور اگر	وہ منہ موڑلیں	تو جان لو	کہ	اللہ	تمہارا ساتھی
نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَنِعْمَ	النَّصِيْرُ		
خوب	ساتھی	اور خوب	مددگار		

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے۔ (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۱

وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ	مِّنْ	شَیْءٍ
اور	تم جان لو	جو کچھ	تم غنیمت لو	سے	کسی چیز
فَاَنَّ	لِلّٰهِ	خُمُسَهٗ	وَلِلرَّسُوْلِ	وَلِذِی الْقُرْبٰی	
سو	اللہ کے واسطے	اسکا پانچواں حصہ	اور رسولؐ کے لئے	اور قرابت داروں کے لئے	
وَالْیَتٰمٰی	وَالْمَسٰکِیْنِ	وَابْنِ السَّبِیْلِ	اِنْ	کُنْتُمْ	اٰمَنْتُمْ
اور یتیموں	اور مسکینوں	اور مسافروں	اگر	تم ہو	ایمان رکھتے
بِاللّٰهِ	وَمَآ	اَنْزَلْنَا	عَلٰی	عَبْدِنَا	یَوْمَ الْفُرْقَانِ
اللہ پر	اور جو	ہم نے نازل کیا	پر	اپنا بندہ	فیصلہ کے دن
یَوْمَ	الْتَقَی الْجَمْعٰنِ	وَاللّٰهُ	عَلٰی	كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ
جس دن	دونوں فوجیں بھڑ گئیں	اور اللہ	پر	ہر چیز	قدرت والا ہے

اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۙ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾

إِذْ	أَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ	الدُّنْيَا	وَ	هُمْ
جب	تم	کنارہ پر	اِدھر والا	اور	وہ
بِالْعُدْوَةِ	الْقُصْوَىٰ	وَالرَّكْبُ	أَسْفَلَ	مِنْكُمْ	وَلَوْ
کنارہ پر	پرلا	اور قافلہ	نیچے	تم سے	اور اگر
تَوَاعَدْتُمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِي الْمِيعَادِ	وَلَٰكِنْ	لِيَقْضِيَ	اللَّهُ
تم باہم وعدہ کرتے	البتہ تم اختلاف کرتے	وعدہ میں	اور لیکن	تاکہ پورا کردے	اللہ
أَمْرًا	كَانَ	مَفْعُولًا	لِيَهْلِكَ	مَنْ	هَلَكَ
جو کام	تھا	ہو کر رہنے والا	تاکہ ہلاک ہو	جو	ہلاک ہو
عَنْ	بَيِّنَةٍ	وَيَحْيَىٰ	مَنْ	حَيَّ	عَنْ
سے	دلیل	اور زندہ رہے	جس	زندہ رہتا ہے	سے
بَيِّنَةٍ	وَإِنَّ	اللَّهَ	لَسَمِيعٌ	عَلِيمٌ	
دلیل	اور بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	

جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا۔ اور اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے تاکہ جو

مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾

إِذْ	يُرِيكَهُمُ	اللَّهُ	فِي	مَنَامِكَ	قَلِيلًا
جب	تمہیں دکھایا اُنہیں	اللہ	میں	تمہاری خواب	تھوڑا
وَلَوْ	أَرَاكَهُمْ	كَثِيرًا	لَّفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ
اور اگر	تمہیں دکھاتا اُنہیں	بہت زیادہ	تو تم بزدلی کرتے	اور	تم جھگڑتے
فِي الْأَمْرِ	وَلَٰكِنَّ	اللَّهَ	سَلَّمَ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ
معاملہ میں	اور لیکن	اللہ	بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا
بِذَاتِ الصُّدُورِ					
دلوں کی بات					

اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا۔ اور اگر بہت کرکے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بے شک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾

وَاِذْ	يُرِيْكُمُوْهُمْ	اِذِ	الْتَقَيْتُمْ	فِيْٓ	اَعْيُنِكُمْ
اور جب	وہ تمہیں دکھائے	جب۔تو	تم آمنے سامنے ہوئے	میں	تمہاری آنکھ
قَلِيْلًا	وَّيُقَلِّلُكُمْ	فِيْٓ	اَعْيُنِهِمْ	لِيَقْضِيَ	اللّٰهُ
تھوڑا	اور تھوڑے دکھائے تم	میں	اُن کی آنکھیں	تاکہ پورا کردے	اللہ
اَمْرًا	كَانَ	مَفْعُوْلًا	وَاِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ
کام	تھا	ہو کر رہنے والا	اور اللہ کی طرف	لوٹنا (بازگشت)	کام

اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام منظور کرنا تھا اسے کر ڈالے۔ اور سب کاموں کا رجوع خدا کی طرف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

مَضَتْ	گزر چکی۔
يَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کے دن۔
اَلْعُدْوَةِ الدُّنْيَا	وادی کے اس جانب و کنارے۔
اَلْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	اس جانب۔ اس جانب اس کنارے۔

الرَّكْبُ	قافلہ۔
لَفَشِلْتُمْ	تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے۔
يُقَلِّلُ	کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: مال غنیمت کی تقسیم:

سورۃ الانفال کی آیات میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مالِ غنیمت کے کل پانچ حصے کیے جائیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوں گے اور پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا، قریبی رشتے داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہو گا۔

سوال نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کیلئے کس کس خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا؟

جواب: انعامات و احسانات:

غزوہ بدر کے دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بے شمار احسانات فرمائے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) جب دونوں جماعتوں کے درمیان مقابلہ ہوا تو تمہیں فتح سے ہمکنار کیا۔

(۲) کفار کی نظر میں تمہیں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ وہ بھاگ نہ جائیں۔

(۳) تمہاری نظر میں بھی کفار کو تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ تم ہمت نہ ہار جاؤ۔

(۴) تم پر غنودگی ڈال کر تمہیں تسکین پہنچائی۔

سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

جواب: ترجمہ: اوران لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

مفہوم: جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان اطمینان کے ساتھ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ کفر کے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کا ایمان اور مذہب دونوں خطرے سے دوچار ہوئے۔ اسی لئے کفر کو فتنہ قرار دے کر اس کی مکمل سرکوبی کا حکم دیا گیا تا کہ کفر کا فتنہ و فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور اکیلے خدا کا حکم چلے اور دین حق مکمل طور پر غالب ہو جائے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ج)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۴۵ تا ۴۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا
اے	ایمان والے	جب	تمہارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو

سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

جواب: ترجمہ: اوران لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

مفہوم: جہاد کا اولین مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان اطمینان کے ساتھ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے قائل ہو سکیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ کفر کے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کا ایمان اور مذہب دونوں خطرے سے دوچار ہوئے۔ اسی لئے کفر کو فتنہ قرار دے کر اس کی مکمل سرکوبی کا حکم دیا گیا تا کہ کفر کا فتنہ و فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور اکیلے خدا کا حکم چلے اور دین حق مکمل طور پر غالب ہو جائے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ج)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۴۵ تا ۴۸)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۴۵

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا
اے	ایمان والے	جب	تمہارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو

وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	
اور یاد کرو	اللہ	بکثرت	تاکہ تم	فلاح پاؤ	

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

وَاَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَلَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا
اور اطاعت کرو	اللہ	اور اسکا رسول	اور آپس میں جھگڑا نہ کرو	پس بزدل ہو جاؤ گے
وَتَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور جاتی رہے گی	تمہاری ہوا	اور صبر کرو	بیشک	اللہ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ				
صبر کرنے والے ساتھ				

اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

وَلَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا
اور نہ ہو جانا	ان کی طرح	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے

وَرِئَآءَ	النَّاسِ	وَيَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ
اور دکھاوا	لوگ	اور روکتے	سے	راستہ
اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطٌ
اللہ	اور اللہ	سے جو	وہ کرتے ہیں	احاطہ کئے ہوئے

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾

وَاِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	وَقَالَ
اور جب	خوشنما کر دیا	اُن کیلئے	شیطان	اُن کے کام	اور کہا
لَا غَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ	النَّاسِ	وَاِنِّيْ
کوئی غالب نہیں	تمہارے لئے (تم پر)	آج	سے	لوگ	اور بیشک میں
جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ
رفیق	تمہارا	پھر جب	آمنے سامنے	دونوں لشکر	اُلٹا پھر گیا وہ
عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَقَالَ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكُمْ
پر	اپنی ایڑیاں	اور بولا	بیشک میں	جدا، لاتعلق	تم سے

اَخَافُ	اِنِّیْٓ	لَا تَرَوْنَ	مَا	اَرٰی	اِنِّیْٓ
ڈرتا ہوں	میں بیشک	تم نہیں دیکھتے	جو	دیکھتا ہوں	میں بیشک
		الْعِقَابِ	شَدِیْدُ	وَاللّٰهُ	اللّٰهَ
		عذاب	سخت	اور اللہ	اللہ

اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔ اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

فَاثْبُتُوْا	تو ثابت قدم رہو۔
فَتَفْشَلُوْا	پس تم ہمت ہار جاؤ گے۔
بَطَرًا	اتراتے ہوئے۔
جَارٌ	معاون وحمایتی۔
تَرَآءَتْ	آمنے سامنے ہوئے۔
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ	وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا۔

سوال نمبر 1 : کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا (۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا

(۳) اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔ (۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔

(۵) ہمت نہ ہارنا۔ (۶) پیٹھ نہ پھیرنا۔

سوال نمبر 2: غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردِعمل کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر میں شیطان کا ردِ عمل:

شیطان نے کفار مکہ کو جنگ بدر میں یہ کہا کہ آج کے دِن میں تمہارے ساتھ ہوں اِس لئے آج تمھیں کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جب دونوں فوجیں یعنی حق و باطل آمنے سامنے ہوئے تو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوتے دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے اِس لئے مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر لگ رہا ہے اور میدانِ جنگ سے بھاگ گیا۔

سوال نمبر 3 :   مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

(ب) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

(ج) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔

جواب: (الف) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ترجمہ: مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

مفہوم: کفار کے ساتھ مقابلہ کی صورت میں مسلمانوں کو جرات اور جوانمردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ کامیابی انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو تکالیف اور مصائب کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔ اللہ کے ذکر ہی دراصل دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جو جہاد کے لئے سب سے بڑے ہتھیار کے طور پر جمع کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا جہاد کے دوران یہی (ثابت قدم اور اللہ کا ذکر) سب سے بڑا ہتھیار تھا۔

(ب) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

ترجمہ: اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

مفہوم: اس آیت میں مذکور ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت کریں آپس میں جھگڑے کی بجائے قوت برداشت اور حوصلہ مندی کا مظاہرہ کریں۔ تو یقیناً کامیابی اور کامرانی ان کا مقدر رہے گی کیونکہ اللہ کی تائید و نصرت صرف انہی کے حصے میں آتی ہے جو اطاعت امیر کے ساتھ ساتھ مکمل اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(ج) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۔

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

مفہوم: ابوجہل کی قیادت میں لشکر کفار بڑی دھوم دھام اور خود تکبر کے ساتھ مکہ سے نکلا تھا تاکہ مسلمان ان کے رعب میں آجائیں اور دیگر قبائل پر بھی ان کا دبدبہ بیٹھ جائے۔ لیکن اللہ کی قدرت کے ان کا غرور خاک میں مل گیا اور انہیں عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اسی لئے مسلمانوں کو خاص طور تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ کفار کی طرح خود تکبر اور خود نمائش نہ کریں کیونکہ ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔

- اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴿۴۹﴾

اِذْ	یَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ
جب	کہنے لگے	منافق (جمع)	اور	وہ جو کہ	ان کے دلوں میں
مَّرَضٌ	غَرَّ	هٰۤؤُلَآءِ	دِیْنُهُمْ	وَمَنْ	یَّتَوَکَّلْ
مرض	مغرور کر دیا	انہیں	اُن کا دین	اور جو	بھروسہ کرے
عَلَی اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَکِیْمٌ	
اللہ پر	تو بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا	

اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے تو خدا غالب حکمت والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِکَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾

وَلَوْ	تَرٰۤی	اِذْ	یَتَوَفَّی	الَّذِیْنَ کَفَرُوا	الْمَلٰٓئِکَةُ
اور اگر	تو دیکھے	جب	جان نکالتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	فرشتے

يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ	وَاَدْبَارَهُمْ	وَذُوْقُوْا	عَذَابَ	الْحَرِيْقِ
مارتے ہیں	ان کے چہرے	اور ان کی پیٹھ (جمع)	اور چکھو	عذاب	بھڑکتا ہوا (دوزخ)

اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو۔ جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں) کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾

ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ
یہ	بدلہ جو	آگے بھیجے	تمہارے ہاتھ	اور یہ کہ	اللہ
لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ			
نہیں	ظلم کرنے والا	بندوں پر			

یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

كَدَاْبِ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَفَرُوْا
جیسا کہ دستور	فرعون والے	اور جو لوگ	ان سے پہلے	انہوں نے انکار کیا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	اِنَّ اللّٰهَ
اللہ کی آیتوں کا	تو انہیں پکڑا	اللہ	ان کے گناہوں پر	بیشک اللہ

قَوِيٌّ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ		
قوت والا	سخت	عذاب		

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا کہ) انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔ بے شک خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	لَمْ يَكُ	مُغَيِّرًا	نِّعْمَةً
یہ	اس لئے	کہ اللہ	نہیں ہے	بدلنے والا	کوئی نعمت
اَنْعَمَهَا	عَلٰى قَوْمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ
اسے دی	کسی قوم کو	جب تک	وہ بدلیں	جو	ان کے دلوں میں
وَاَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ		
اور یہ کہ	اللہ	سننے والا	جاننے والا		

یہ اس لیے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا۔ اور اس لیے کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

كَدَاْبِ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا
جیسا کہ دستور	آل فرعون	اور	وہ لوگ جو	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا
بِاٰيٰتِ	رَبِّهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَاَغْرَقْنَآ	اٰلَ فِرْعَوْنَ
آیتوں کو	اپنا رب	تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا	انکے گناہوں کے سبب	اور ہم نے غرق کر دیا	آل فرعون
وَكُلٌّ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ			
اور سب	تھے	ظالم			

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَآبِّ	عِنْدَ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
بیشک	بدترین	جانور (جمع)	اللہ کے نزدیک	وہ جنہوں نے	کفر کیا
فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ				
سو وہ	ایمان نہیں لاتے				

جانداروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔

اَلَّذِیْنَ عٰھَدْتَّ مِنْھُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَھُمْ فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ وَّھُمْ لَا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

اَلَّذِیْنَ	عٰھَدْتَّ	مِنْھُمْ	ثُمَّ	یَنْقُضُوْنَ	عَھْدَھُمْ
وہ لوگ جو	تم نے معاہدہ کیا	ان سے	پھر	توڑ دیتے ہیں	اپنا معاہدہ
فِیْ	کُلِّ مَرَّۃٍ	وَّھُمْ	لَا یَتَّقُوْنَ		
میں	ہر بار	اور وہ	ڈرتے نہیں		

جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّھُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِھِمْ مَّنْ خَلْفَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

فَاِمَّا	تَثْقَفَنَّھُمْ	فِی الْحَرْبِ	فَشَرِّدْ	بِھِمْ	مَّنْ
پس اگر	تم انہیں پاؤ	جنگ میں	تو بھگادو	ان کے ذریعہ	جو
خَلْفَھُمْ	لَعَلَّھُمْ	یَذَّکَّرُوْنَ			
ان کے پیچھے	عجب نہیں کہ وہ	عبرت پکڑیں			

اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً فَانْۢبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۸﴾

وَاِمَّا	تَخَافَنَّ	مِنْ	قَوْمٍ	خِیَانَۃً	فَانْۢبِذْ
اور اگر	تمہیں خوف ہو	سے	کسی قوم	خیانت (دغابازی)	تو پھینک دو

لَا يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	سَوَآءٍ	عَلٰى	اِلَيْهِمْ
پسند نہیں کرتا	اللہ	بیشک	برابری	پر	ان کی طرف
					الْخَآئِنِيْنَ
					دغاباز (جمع)

اور اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

غَرَّ	خبط میں ڈالا۔
عَذَابَ الْحَرِيْقِ	جلنے کا عذاب۔
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا	وہ بدلنے والا نہیں۔
كَدَأْبِ	جیسے عادت، طریقہ۔
تَثْقَفَنَّ	تم پاؤ۔
شَرِّدْ	بھگا دو۔
فَانْبِذْ	پس پھینک دو۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ انفال کی آیات میں مسلمانوں کی جہاد کے لئے تیاریاں دیکھ کر منافقین نے کیا تبصرہ کیا؟

جواب: ترجمہ : مسلمانوں کی جہاد کی تیاریوں کو دیکھ منافقین اور کافر (جن کے دلوں میں مرض تھا) کہنے لگے کہ مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور ان کا انجام فرعون اور ان سے پہلے لوگوں جیسا ہوا اور وہ عذاب جہنم کے مستحق قرار پائے۔

سوال نمبر2: کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا ہدایات دیں؟

جواب: کفار کی جانب سے عہد شکنی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں عبرت ناک سزا دو تا کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کے انجام کو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ ان کفار کو اس سے عبرت حاصل ہو۔

سوال نمبر3 : سورۃ الانفال میں فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

جواب: فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب:

فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب قرآن یہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اس کے رسولوں اور انبیاء کو جھٹلاتے تھے۔ گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ وہ اپنی قوم کے لڑکوں کو قتل کر کے ظلم کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر4 :   مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَاَدْبَارَھُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۵۱﴾

جواب: ترجمہ: اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے منہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں کہ اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

مفہوم: ہر جاندار پر بالآخر موت آنی ہے اور جان لئے جانے کا عمل ہر ذی روح کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن کفار کو عذاب خاص سے موت کے وقت دوچار کیا جائے گا۔ ان کی جان نکالتے وقت فرشتے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر کوڑے برساتے ہیں اور اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ تو موت کے وقت کیفیت ہے ابھی آئندہ تمہیں آگ کا مزا چکھنا ہے۔ یہ سب تمہارے کرتوتوں کی سزا ہے ورنہ اللہ عام حالات میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۵۹ تا ۶۴)

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَبَقُوْا ۚ اِنَّھُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

سوال نمبر 4 :　　مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجئے۔

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۵۱﴾

جواب: ترجمہ: اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے منہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں کہ اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

مفہوم: ہر جاندار پر بالآخر موت آنی ہے اور جان لئے جانے کا عمل ہر ذی روح کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن کفار کو عذاب خاص سے موت کے وقت دوچار کیا جائے گا۔ ان کی جان نکالتے وقت فرشتے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر کوڑے برساتے ہیں اور اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ تو موت کے وقت کیفیت ہے ابھی آئندہ تمہیں آگ کا مزا چکھنا ہے۔ یہ سب تمہارے کرتوتوں کی سزا ہے ورنہ اللہ عام حالات میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۵۹ تا ۶۴)

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	سَبَقُوْا	اِنَّهُمْ	لَا يُعْجِزُوْنَ
اور ہر گز خیال نہ کریں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	وہ بھاگ نکلے	بیشک وہ	وہ عاجز نہ کر سکیں گے

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکتے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾

وَاَعِدُّوْا	لَهُمْ	مَّا	اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ	قُوَّةٍ
اور تیار رکھو	ان کے لیے	جو	تم سے ہو سکے	سے	قوت
وَّ	مِنْ	رِّبَاطِ الْخَيْلِ	تُرْهِبُوْنَ	بِهٖ	عَدُوَّ اللّٰهِ
اور	سے	پلے ہوئے گھوڑے	دھاک بٹھاؤ تم	اس سے	اللہ کے دشمن
وَعَدُوَّكُمْ	وَاٰخَرِيْنَ	مِنْ	دُوْنِهِمْ	لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ	اَللّٰهُ
اور تمہارے دشمن	اور دوسرے	سے	ان کے سوا	تم انہیں نہیں جانتے	اللہ
يَعْلَمُهُمْ	وَمَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ شَيْءٍ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	
جانتا ہے انہیں	اور جو	تم خرچ کرو گے	کچھ	میں اللہ کا راستہ	

لَا تُظْلَمُوْنَ	وَاَنْتُمْ	اِلَيْكُمْ	يُوَفَّ
تمہارا نقصان نہ کیا جائے گا	اور تم	تمہیں	پورا پورا دیا جائے گا

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

وَ	لَهَا	فَاجْنَحْ	لِلسَّلْمِ	جَنَحُوْا	وَاِنْ
اور	اسکی طرف	تو صلح کرلو	صلح کیطرف	وہ جھکیں	اور اگر
السَّمِيْعُ	هُوَ	اِنَّهٗ	اللّٰهِ	عَلَى	تَوَكَّلْ
سُننے والا	وہ	بیشک	اللہ	پر	بھروسہ رکھو
					الْعَلِيْمُ
					جاننے والا

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

حَسْبَكَ	فَاِنَّ	اَنْ يَّخْدَعُوْكَ	يُّرِيْدُوْٓا	وَاِنْ
تمہارے لیے کافی	تو بیشک	کہ تمہیں دھوکہ دیں	وہ چاہیں	اور اگر

اللّٰهُ	هُوَ	الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ	بِنَصْرِهٖ	وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ
اللہ	وہ	جس نے تمہیں زور دیا	اپنی مدد سے	اور مسلمانوں سے

اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔

وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝۶۳

وَاَلَّفَ	بَیْنَ	قُلُوْبِهِمْ	لَوْ	اَنْفَقْتَ	مَا
اور اُلفت ڈال دی	درمیان میں	ان کے دل	اگر	تم خرچ کرتے	جو
فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	مَّآ	اَلَّفْتَ	بَیْنَ	قُلُوْبِهِمْ
زمین میں	سب کچھ	نہ	اُلفت ڈال سکتے	میں	اُن کے دل
وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	اَلَّفَ	بَیْنَهُمْ	اِنَّهٗ	عَزِیْزٌ
اور لیکن	اللہ	اُلفت	اُنکے درمیان	بیشک وہ	غالب
حَكِیْمٌ					
حکمت والا					

اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۶۴

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللّٰهُ
اے	نبیؐ	کافی ہے تمہیں	اللہ
وَمَنِ	اتَّبَعَكَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
اور جو	تمہارے پیرو ہیں	سے	مومن (جمع)

اے نبیؐ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اَعِدُّوْا	تیار کرو۔
لَا يُعْجِزُوْنَ	وہ تھکا نہیں سکتے، ہرا نہیں سکتے، وہ عاجز نہیں کر سکتے۔
يُوَفَّ	پورا کیا جائے گا۔
جَنَحُوْا	وہ مائل ہوئے۔
لِلسَّلْمِ	صلح کے لئے۔
اَيَّدَ	اس نے تائید کی۔
حَسْبُكَ اللّٰهُ	تجھ کو کافی ہے اللہ۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: جہاد کی تیاری کا حکم:

سورۃ الانفال میں جہاد کی تیاری کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو فوج کی جمعیت سے طاقت سے اور نشان زدہ گھوڑوں کے تیار رکھنے سے کفار کے مقابلے کیلئے تیار رہو کیونکہ اِس تیاری سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے اور اِن کے علاوہ اور دشمن جن کو تم اللہ جانتا ہے ان پر تمہارا رعب اور دبدبہ اور دھاک بیٹھی رہے گی۔

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔

(ب) هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔

(ج) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

جواب: (الف) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔

ترجمہ: اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مقرر ہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔

مفہوم: اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنی فوج اور سامان جنگ ہر وقت تیار رکھنا چاہیے اس آیت میں مجاہدین کی جماعت اور گھوڑے تیار رکھنے کا حکم دیا گیا ہے آپ کے مبارک دور میں گھڑ سواری، شمشیر زنی اور تیر اندازی کو سامان جہاد سمجھا جاتا تھا اور یہ سب دشمن پر رعب و دبدبہ قائم کرنے کے لیے ضروری تھا، تا کہ دشمن مسلمانوں کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھنے کی جرات نہ کر سکے۔

(ب) هُوَ الَّذِيٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔

جواب۔ ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جماعت) سے تقویت بخشی اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔

مفہوم: اسلام کے قبل باہمی جنگ و جدل کا بازار گرم رہتا تھا۔ ہر شخص دوسرے شخص کی جان کے درپے تھا لیکن اللہ کی خصوصی مہربانی سے روایتی حریف آپس میں بھائی بھائی جن گئے اور اللہ نے حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ محبت ان کے دلوں میں ڈال دی۔ مومنین کے قلوب کا یوں پلٹنا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ ورنہ روئے زمین کی ساری دولت خرچ کر کے بھی یہ مقصد حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔

(ج) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

جواب ترجمہ: اے نبی خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔

مفہوم: اس آیت مبارکہ کے ذریعے حضور اکرم ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کا حوصلہ بڑھایا گیا ہے قریش مکہ، یہودان مدینہ اور منافقین مدینہ آپ کے دشمن بن گئے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں رب نے آپ کو تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مدد میں اکیلا ہی کافی ہوں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۶۵ تا ۶۹)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى	الْقِتَالِ
اے	نبیؐ	ترغیب دو	مومن	پر	جہاد
اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا
اگر	ہوں	تم میں سے	بیس (۲۰)	صبر والے	غالب آئیں گے
مِائَتَيْنِ	وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا
دو سو (۲۰۰)	اور اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو	وہ غالب آئیں گے

مفہوم: اس آیت مبارکہ کے ذریعے حضور اکرم ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کا حوصلہ بڑھایا گیا ہے قریش مکہ، یہودان مدینہ اور منافقین مدینہ آپ کے دشمن بن گئے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں رب نے آپ کو تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مدد میں اکیلا ہی کافی ہوں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۶۵ تا ۶۹)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى	الْقِتَالِ
اے	نبیؐ	ترغیب دو	مومن	پر	جہاد
اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا
اگر	ہوں	تم میں سے	بیس (۲۰)	صبر والے	غالب آئیں گے
مِائَتَيْنِ	وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا
دو سو (۲۰۰)	اور اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو	وہ غالب آئیں گے

اَلْفًا	مِّنَ	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ
ایک ہزار	سے	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا(کافر)	اس لیے کہ وہ	قوم	سمجھ نہیں رکھتے

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اور اگر تم بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

اَلْـٰٔنَ	خَفَّفَ	اللّٰهُ	عَنْكُمْ	وَعَلِمَ	اَنَّ
اب	تخفیف کردی	اللہ	تم سے	اور معلوم کرلیا	کہ
فِيْكُمْ	ضَعْفًا	فَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ
تم میں	کمزوری	پس اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو
صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ
صبر والے	وہ غالب آئیں گے	دوسو	اور اگر	ہوں	تم میں سے
اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ
ایک ہزار	وہ غالب رہیں گے	دو ہزار	حکم سے	اللہ	اور اللہ
مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ				
ساتھ	صبر والے				

اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾

مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ	اَسْرٰى
نہیں ہے	کسی نبی کے لیے	کہ	ہوں	اس کے	قیدی
حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِي	الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ	عَرَضَ
جب تک	خونریزی کرلے	میں	زمین	تم چاہتے ہو	مال
الدُّنْيَا	وَاللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ
دنیا	اور اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور اللہ	غالب
حَكِيْمٌ					
حکمت والا					

پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

لَوْ	لَا	كِتٰبٌ	مِّنَ اللّٰهِ	سَبَقَ
اگر	نہ	لکھا ہوا	اللہ سے	پہلے ہی

عَظِيْمٌ	عَذَابٌ	اَخَذْتُمْ	فِيْمَآ	لَمَسَّكُمْ
بڑا	عذاب	تم نے لیا	اس میں جو	تمہیں پہنچتا

اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾

وَّاتَّقُوا	طَيِّبًا	حَلٰلًا	غَنِمْتُمْ	مِمَّا	فَكُلُوْا
اور ڈرو	پاک	حلال	تمہیں غنیمت میں ملا	اس سے جو	پس کھاؤ
	رَّحِيْمٌ	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
	نہایت مہربان	بخشنے والا	اللہ	بیشک	اللہ

تو جو مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب رہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

حَرِّضِ	شوق دلاؤ، ابھارو۔
اَسْرٰی	قیدی۔
يُثْخِنَ	وہ خوں ریزی کرے۔ کچل ڈالے۔
عَرَضَ الدُّنْيَا	دنیا کے فائدے۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر1: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لئے کیا ترغیب دی؟

جواب: جہاد کی ترغیب:

ترجمہ: اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہونگے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ

جواب: ترجمہ: پیغمبر کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔

مفہوم: حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پر محض صلہ رحمی اور رحمدلی کی بنیاد پر جنگ بدر کے قیدیوں کو فدیے کے بدلے رہا کر دیا بعض نو وارد مسلمان مال فائدے کو ترجیح دیتے تھے لہذا اس آیت میں سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کفار کو دنیاوی فائدے کے آزاد کرنے کو

پسندیدہ عمل قرار دیا گیا۔ اسلام کے فروغ کے لئے کفار کا سر کچل دینا زیادہ ضروری ہے دنیاوی فائدہ عارضی جبکہ اللہ تمہیں آخرت میں کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (ج) ۱

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۷۰ تا ۷۵)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِيْٓ	اَيْدِيْكُمْ
اے	نبی	کہہ دیں	ان سے جو	میں	تمہارے لیے
مِّنَ	الْاَسْرٰٓى	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِيْ
سے	قیدی	اگر	معلوم کرلے گا	اللہ	میں
قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّآ	اُخِذَ
تمہارے دل	کوئی بھلائی	تمہیں دے گا	بہتر	اس سے جو	لیا گیا
مِنْكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
تم سے	اور بخش دے گا	تمہیں	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

پسندیدہ مشغلہ قرار دیا گیا۔ اسلام کے فروغ کے لئے کفار کا سر کچل دینا زیادہ ضروری ہے دنیاوی فائدہ عارضی جبکہ اللہ تمھیں آخرت میں کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ج) ا

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۷۰ تا ۷۵)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِيْۤ	اَيْدِيْكُمْ
اے	نبی	کہہ دیں	ان سے جو	میں	تمہارے لیے
مِّنَ	الْاَسْرٰۤى	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِيْ
سے	قیدی	اگر	معلوم کر لے گا	اللہ	میں
قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّاۤ	اُخِذَ
تمہارے دل	کوئی بھلائی	تمہیں دے گا	بہتر	اس سے جو	لیا گیا
مِنْكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
تم سے	اور بخش دے گا	تمہیں	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان

اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾

وَاِنْ	يُّرِيْدُوْا	خِيَانَتَكَ	فَقَدْ	خَانُوا اللّٰهَ
اور اگر	وہ ارادہ کریں	آپ سے خیانت کرنے کا	تو	انہوں نے اللہ سے خیانت کی
مِنْ قَبْلُ	فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ
پہلے بھی	قبضہ دے دیا اس نے ان پر	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا ہے

اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی خدا سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو (تمہارے) قبضے میں کر دیا۔ اور خدا دانا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	وَھَاجَرُوْا	وَجٰھَدُوْا	بِاَمْوَالِھِمْ	وَاَنْفُسِھِمْ
جو لوگ ایمان لائے	اور ہجرت کی	اور جنہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں کے ساتھ	اور اپنی جانوں سے
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	وَالَّذِیْنَ	اٰوَوْا	وَّنَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِکَ
اللہ کی راہ میں	اور وہ جنہوں نے	جگہ دی	اور ان کی مدد کی	یہی لوگ
بَعْضُھُمْ	اَوْلِیَآءُ	بَعْضٍ	وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	وَلَمْ یُھَاجِرُوْا
ایک دوسرے کے	رفیق ہیں	کچھ	اور جو ایمان لے آئے	ہجرت نہیں کی
مَالَکُمْ	مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	حَتّٰی	یُھَاجِرُوْا
نہیں ہے تمہارے لیے	ان کی رفاقت سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ	وہ ہجرت کریں
وَاِنِ	اسْتَنْصَرُوْکُمْ	فِی الدِّیْنِ	فَعَلَیْکُمُ	النَّصْرُ
اور اگر	مدد مانگیں تم سے	دین کے معاملہ میں	تو تم پر لازم ہے	مدد کرنا
اِلَّا	عَلٰی قَوْمٍ	بَیْنَکُمْ	وَبَیْنَھُمْ	مِّیْثَاقٌ

مگر	اس قوم کے خلاف نہیں	تمہارے درمیان	اور ان کے درمیان	معاہدہ
وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	
اور اللہ	جو	تم کرتے ہو	اسے دیکھتا ہے	

جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے وہ اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت سے کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہوگی۔ مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہیئے) اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾

وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	اِلَّا
اور وہ	جو لوگ کافر ہیں	بعض رفیق ہیں	بعض کے	اگر نہ
تَفْعَلُوْهُ	تَكُنْ	فِتْنَةٌ	فِي الْاَرْضِ	وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ
کیا تم نے	تو پیدا ہوگا	فتنہ	زمین میں	اور بڑا فساد

اور جو لوگ کافر ہیں (وہ بھی) ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ تو (مومنو) اگر تم یہ (کام) نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	اور جنہوں نے ہجرت کی	اور جنہوں نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اور وہ جنہوں نے
اٰوَوْا	وَّنَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ
جگہ دی	اور مدد کی	وہی	وہ	مومن
حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِيْمٌ
سچے	ان کے لیے ہے	بخشش	اور رزق	عزت والا

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَهَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	مَعَكُمْ
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	بعد میں	اور ہجرت کی	اور جہاد کیا	تمہارے ساتھ ہو کر

فَأُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ	وَأُولُوا الْأَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
تو وہ بھی	تم میں سے ہیں	اور رشتہ دار	ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں	اللہ کی کتاب میں
إِنَّ اللّٰهَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ	
بے شک اللہ	ہر	چیز کو	جاننے والا ہے	

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں اور رشتہ دار خدا کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اُولُوا الْأَرْحَامِ	خون کے رشتہ دار۔
اٰوَوْا	جگہ دی، پناہ دی۔
اسْتَنْصَرُوْ	انہوں نے مدد چاہی۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: قیدیوں کے بارے میں حکم: سورۃ انفال میں قیدیوں کے بارے میں ارشاد ہے:۔

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ آیات حضرت عباسؓ کے بارے نازل ہوئیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟

جواب: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنھوں نے (ہجرت کرنیوالوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ اور رشتہ دار خدا کے حکم کے رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم لکھئے؟

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

جواب: ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

مفہوم: جن لوگوں نے اللہ کے لئے اپنا وطن چھوڑا اور اس کی راہ میں جہاد کیا، انہیں اس آیت میں سچے مومن کہا گیا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی دل و جان سے مدد کی وہ بھی سچے مومن قرار پائے۔ اصحاب رسول ﷺ دو گروہوں پر مشتمل تھے۔ مہاجرین و انصار اللہ نے اپنی کلام کے ذریعے دونوں کو ہی سچے مومن قرار دے کر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: دیئے گئے الفاظ میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) سورۃ انفال میں کس غزوہ کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) بدر ✓ (ب) اُحد
(ج) تبوک (د) موتہ

(2) انفال کے کیا معنی ہیں؟

(الف) مال و دولت (ب) مال غنیمت ✓
(ج) سامانِ جنگ (د) لوٹا ہوا مال

(3) اِسْتَجِیْبُوْا سے کیا مراد ہے؟

(الف) ڈٹ کر مقابلہ کرو (ب) پکار کا جواب دو ✓
(ج) درخواست کرو (د) دعا مانگو